روزنامہ

وطن

بڈگام

WATTAN
The Urdu Daily

سنیچروار
15 مارچ 2025
SATURDAY
15-MARCH-2025

صفحہ 08 کرکٹ سپر اسٹار ویرات کوہلی کا نیا لک

صفحہ 08 ورلڈ چمپئین بنانے والا کوچ بیساکھیوں کے سہارے چلنے پر مجبور

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■

■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 60 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

جموں وکشمیر میں امن اور ترقی وزیراعظم مودی کی قیادت والی حکومت کی اولین ترجیح: وزیر داخلہ امت شاہ

عوام بالخصوص نوجوان نسل کے فکروعمل میں مثبت تبدیلی

یہی پائیدار امن، ترقی اور خوشحالی کی اصل ضمانت، کہا دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کا مکمل خاتمہ قریب تر

سری نگر،۱۴، مارچ، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا ہے کہ جموں وکشمیر میں امن اور ترقی وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کی اولین ترجیحات ہیں۔ جے کے این ایس کے مطابق جموں وکشمیر اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور بھاجپا کے سینئر لیڈر سنیل شرما، نے جمعرات کی شام نئی دہلی میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ملاقات کے دوران جموں وکشمیر کی مجموعی صورتحال، پُرتشدد واقعات اور ملی ٹنٹ سرگرمیوں کے بارے میں تبادلہ خیال ہوا جبکہ اس دوران جموں وکشمیر میں مرکز کی مالی معاونت ورہنمائی سے جاری تعمیراتی وترقیاتی سرگرمیوں کو بھی زیر غور لایا گیا۔ ایک بیان میں کہا گیا کہ جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی میں قائد حزب اختلاف

اور بھاجپا کے سینئر لیڈر سنیل شرما، نے وزیر داخلہ کیساتھ اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ سنیل شرما نے وزیر داخلہ کو سیکورٹی، ترقی اور جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی میں جاری بجٹ سیشن سے متعلق مسائل کے بارے میں آگاہ کیا۔ بھاجپا کے لیڈر سنیل شرما نے کہا کہ جموں وکشمیر سٹریٹجک اہمیت کا حامل خطہ رہا ہے، اور اس نے متعدد سیکورٹی اور ترقیاتی /102

بلوچستان ٹرین حملہ: بھارت نے کیا پاکستان کے الزامات کو بے بنیاد قرار دیکر یکسر مسترد

سری نگر،۱۴، مارچ، ہندوستان نے جمعہ کو بلوچستان ٹرین حملے کے بعد اس ملک کے خلاف دہشت گردی کی پشت پناہی کرنے کے پاکستان کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد کو اپنی ناکامیوں کا الزام دوسروں پر ڈالنے سے پہلے اپنے اندر جھانکنا چاہیے۔ ہندوستان نے یہ بھی کہا کہ پوری دنیا جانتی ہے کہ عالمی دہشت گردی کا مرکز کہاں ہے۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق جمعرات کو پاکستان کے بھارت پر بلوچستان ٹرین حملے میں براہ راست ملوث/101

ہولی کا تہوار ملک بھر کی طرح وادی کشمیر میں بھی

مذہبی جوش اور جذبے کے ساتھ منایا گیا

اکثریتی طبقہ کے لوگوں نے ہندو برادری کو نیک خواہشات پیش کئے اور امن ترقی اور خوشحالی کی دعا کی

سرینگر،14 مارچ، اے پی آئی، رنگوں کا تہوار ہولی ملک بھر کی طرح مرکزی زیر انتظام علاقے جموں وکشمیر میں بھی مذہبی جوش اور جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ مسلمانوں نے غیر مسلموں کو ہولی کے تہوار پر نیک خواہشات پیش کی۔ ادھر ہولی کے/103

پیرپنچال کے آرپار خراب موسمی صورتحال

بالائی علاقوں کے علاوہ شوپیان کے میدانوں میں بھی ہلکی برفباری

سرینگر،14 مارچ، سی این آئی، پیر پنچال کے آر پار جاری خراب موسمی صورتحال کے بیچ شہرہ آفاق گلمرگ اور سونہ مرگ اور شوپیان کے کچھ میدانی علاقوں میں ہلکی برفباری کے ساتھ میدانی علاقوں میں جم کر بارشیں ہوئی۔ ادھر مسلسل بارشوں کے بیچ محکمہ موسمیات نے آئندہ 24 گھنٹوں تک مزید بارشوں کے ساتھ ساتھ تیز ہواؤں کی بھی پیشگوئی کرتے ہوئے کہا کہ 16 مارچ تک موسمی صورتحال میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہے جبکہ آئندہ 36 گھنٹوں میں وسیع پیمانے پر بارشیں ہوسکتی ہے۔ سی این آئی کے مطابق پیر پنچال کے آر پار خراب موسمی صورتحال بدستور جاری ہے۔ دوران بالائی علاقوں کے ساتھ ساتھ میدانی علاقوں میں بارشیں ہوئی۔ خیال رہے کہ وادی کشمیر میں کچھ دنوں سے موسمی صورتحال خراب رہنے کا سلسلہ جاری ہے۔ پیر پنچال کے آر پار کچھ دنوں سے بارشوں اور موسم ابر آلود رہنے سے معمول کی زندگی متاثر ہے۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ وادی کشمیر میں گزشتہ کئی دنوں سے بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ 24 گھنٹوں کے دوران جموں وکشمیر میں ہلکی بارش، برف باری یا گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ظاہر/104

سیاحتی شعبہ جموں وکشمیر کی معیشت کی ریڈھ کی ہڈی، ڈاکٹر کمال

سرینگر، 14 مارچ، سی این آئی، جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس نے حکومت کی طرف سے سیاحت کے شعبے کی طرف خصوصی توجہ دیئے جانے پر اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر کی 60 فیصد آبادی بلواسطہ یا بلاواسطہ طور سیاحتی شعبے پر انحصار کرتی ہے لہٰذا اس شعبے کا خاص خیال رکھنا حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی طرف سے اسمبلی میں سیاحت کو فروغ دینے کیلئے/105

جموں وکشمیر اسمبلی میں 4 محکموں کیلئے 27,526 کروڑ روپے سے زیادہ کے گرانٹس منظور

مالی رکاوٹوں کے باوجود خاطر خواہ بجٹ کے انتظامات مختص

سبھی محکموں میں موجود کمزوریوں کو دور کرنا اور عوام کو راحت پہنچانا اولین ترجیحات ہونگی: وزیر سکینہ ایتو

سری نگر،۱۴، مارچ، جموں وکشمیر اسمبلی نے اسکولی تعلیم، صحت، طبی تعلیم، سماجی بہبود اور اعلیٰ تعلیم کے چار محکموں کیلئے کل 27,526 کروڑ روپے سے زائد کے گرانٹ منظور کئے۔ جے کے این ایس کے مطابق وزیر برائے اسکولی تعلیم، صحت اور طبی تعلیم، سماجی بہبود اور اعلیٰ تعلیم سکینہ ایتو نے بدھ کو ایوان میں چار محکموں کیلئے گرانٹس پیش کئے، گرانٹس کی رقم محکمہ اسکولی تعلیم کیلئے 12،014.89 کروڑ روپے، محکمہ صحت اور طبی تعلیم کیلئے 8,813.70 کروڑ روپے، محکمہ سماجی بہبود کیلئے 4,504.28 کروڑ اور محکمہ اعلیٰ تعلیم کیلئے 2,193.40 کروڑ روپے جمعرات کو ایک آواز کے ذریعے ایوان میں منظور ہوئے۔ ایوان میں 2 دن کی تفصیلی بحث کے بعد کل 27,526.28 کروڑ روپے کی گرانٹس کو منظوری دی گئی۔ گرانٹس کے مطالبات پر بحث کا خلاصہ کرتے ہوئے، وزیر برائے اسکولی تعلیم، صحت اور طبی تعلیم، سماجی بہبود اور اعلیٰ تعلیم سکینہ ایتو،

نے اپنے چارج کے تحت محکموں کے بارے میں قانون سازوں کی تجاویز کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے نے قانون سازوں کو یقین دلایا کہ ان/106

کرگل اور جموں کشمیر کے مختلف حصوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس

سرینگر، 14 مارچ، سی این آئی، صوبے لداخ کے کرگل اور جموں کشمیر کے مختلف علاقوں میں جمعہ کی صبح زلزلے کے ہلکے جھٹکوں سے لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا تاہم کسی جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق کرگل اور جموں کشمیر کے مختلف علاقوں میں اس وقت سنسنی کا ماحول پھیل گیا جب زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ جمعہ کی صبح مختلف علاقوں میں/107

چیف جسٹس کا ڈِسٹرکٹ کورٹ کمپلیکس گاندربل کا دورہ

عدالت کے انتظامی امور اور بنیادی ڈھانچے کا جائزہ لیا

گاندربل، رانفو، چیف جسٹس جموں وکشمیر اور لداخ ہائی کورٹ اور سرپرست اعلیٰ جے اینڈ کے لیگل سروسز اتھارٹی جسٹس تاشی ربستن نے ڈسٹرکٹ کورٹ کمپلیکس گاندربل کا دورہ کیا۔ اُنہوں نے وہاں عدالت کے انتظامی/108

KAS امتحابات کا نصاب: 25 سال بعد نظر ثانی

حتمی مسودہ تیار ایک ماہ میں ہوگا عمل مکمل

امتحانات جلد ہی منعقد کئے جائیں گے: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

سری نگر،۱۴، مارچ، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ تقریباً 25 سالوں میں پہلا نصاب نظر ثانی کیا جارہا ہے، جس میں اہم تبدیلیوں کی ضرورت ہے، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعرات کو کہا کہ جموں وکشمیر ایڈمنسٹریٹو سروسز (JKAS) کے نصاب کو حتمی شکل دینے کا کام آخری مراحل میں ہے، اور امتحانات جلد ہی منعقد کیے جائیں گے۔ جے کے این

ایس کے مطابق جمعرات کو اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران ممبر اسمبلی اعجاز احمد جان کے ایک سوال کے جواب میں، وزیر اعلیٰ نے انتظامی خدمات کے 2018-24 بیچوں کے نصاب کو حتمی شکل دینے میں تاخیر کو تسلیم کیا لیکن یقین دلایا کہ یہ عمل مکمل ہونے کے قریب ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ حکومت نے اس عمل کو ہموار کرنے کے لیے کام کیا ہے، حالانکہ نظر ثانی کی پیچیدگی کے باعث کچھ ناگزیر تاخیر ہوئی۔ تقریباً 25 سالوں میں یہ پہلا نصاب/109

سرکاری نوکریوں کا وعدہ کرکے لوگوں کو ٹھگنے کا معاملہ

سرکاری اسکول ٹیچر سمیت 2 افراد کیخلاف مقدمہ درج

سری نگر،۱۴، مارچ، جموں وکشمیر کرائم برانچ نے ایک اسکول ٹیچر سمیت 2 افراد کے خلاف سرکاری نوکریوں کا وعدہ کرکے لوگوں کو دھوکہ دینے کے الزام میں مقدمہ درج کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق جموں میں کرائم برانچ کے ترجمان نے بتایا کہ گجر نگر جموں کے رہائشی راشد منہاس کی شکایت پر مقدمہ درج کیا گیا جس کی شکایت میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ ایک شخص جمیل انجم نے ان سے اور اس کی بہن کو سرکاری نوکری دلانے کے وعدے سے نقد رقم اور طلائی زیورات لئے۔ انہوں نے کہا کہ جمیل انجم پہلے بھی دھوکہ دہی، جعلسازی اور نقالی کے متعدد مقدمات میں ملوث رہا ہے۔ کرائم برانچ کے ترجمان نے بتایا کہ اس کے خلاف جموں کے مختلف تھانوں میں 10 مقدمات درج ہیں۔ جبکہ 3 مقدمات پہلے ہی عدالت میں بھیجے جا چکے ہیں، 7 ابھی زیر تفتیش ہیں۔ جموں کرائم برانچ کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ہیتم توش نے کہا کہ مبینہ دھوکہ دہی کے سلسلے میں ملزم کیخلاف 2 الگ الگ مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

مقدس اور عظیم ماہ ”ماہ رمضان“ کا دوسرا جمعہ: وادی بھر میں روح پرور اجتماعات

درگاہ حضرت بل سمیت وادی کی دیگر عبادت گاہوں کی رونق دوبالا

بارشوں کے باوجود بھی ہزاروں فرزندان توحید نے بارگاہ الٰہی میں گڑگڑا کر گناہوں کی مغفرت طلب کی

سرینگر،14 مارچ، سی این آئی، بارشوں کے باوجود بھی مقدس ماہ ”ماہ رمضان“ کے دوسرے جمعہ کے موقعہ پر وادی بھر میں عظیم الشان اور روح پرور اجتماعات کا اہتمام ہوا جس کے دوران فرزندان توحید نے نماز جمعہ کے موقعہ پر بارگاہ الٰہی میں گڑگڑا کر گناہوں کی مغفرت طلب کی۔ سی این آئی کے مطابق ماہ رمضان کے دوسرے جمعہ کو بعد وادی کی

عبادتگاہوں میں رونق دوبالا ہوئی جس دوران مساجد اور زیارت گاہوں میں بڑے بڑے اجتماعات منعقد ہوئے۔ بارشوں کے باوجود بھی جمعہ کو بڑی تقریبات آثار شریف حضرت بل میں منعقد ہوئیں جہاں لاکھوں کی تعداد میں فرزندان توحید نے نماز جمعہ ادا کی۔ اس سلسلے میں صبح سے ہی درگاہ اور اسکے گرد ونواح کے لوگوں اور چھوٹی بڑی/111

حکومت نے ’جموں وکشمیر روڈ سیفٹی پالیسی۔2025‘ کا نوٹیفکیشن جاری کیا

جموں وکشمیر میں سڑک حادثات میں نمایاں کمی

حکومت کا 2030ء تک حادثات اور اموات میں 50 فیصد کمی کا ہدف

جموں، رانفو، جموں وکشمیر حکومت نے سڑک حادثات، زخمیوں اور اموات کو کم کرنے کے مقصد سے ”جموں وکشمیر روڈ سیفٹی پالیسی۔2025“ کا باضابطہ نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ ایک سرکاری نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ جموں وکشمیر میں روڈ ٹرانسپورٹ سب سے مؤثر آوا جاہی کا ذریعہ ہے اور حکومت اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ روڈ سیفٹی کے مسائل کے حل کے لئے جامع اور مربوط حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ نوٹیفکیشن میں نئی روڈ سیفٹی پالیسی بنانے کی ضرورت کو اُجاگر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جموں وکشمیر میں 22.66 لاکھ سے زیادہ رجسٹرڈ گاڑیاں ہیں۔ جموں وکشمیر میں سال 2022ء کے دوران 6,092 سڑک حادثات رپورٹ ہوئے جن میں 805 افراد کی جانیں گئیں جب کہ سال 2023ء میں 6,298 حادثات رپورٹ ہوئے اور 893 افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اعداد وشمار کے مطابق تمام حادثات میں سے 40 فیصد حادثات جموں، اودھمپور، سانبہ اور کٹھوعہ کے اضلاع میں پیش آئے۔ حادثاتی اعداد و شمار کے تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ حادثات کی تعداد اور شرح اموات کو کم کرنا ناگزیر ہے جس کے لئے/110

اپنے گھر سے حبیب کے گھر، عشق، احساسات، جذبات، کیفیات

سفر محمد ارفع ندوی

انسان جب کوئی ارادہ کرتا ہے، تو اسے روبہ عمل لانے کی حد درجہ کوشش کرتا ہے۔ بس اس کے لیے مضبوط ارادہ اور سچی تڑپ کے ساتھ ساتھ ہر مصائب سے لڑنے کی طاقت ہو۔ عربی چہارم میں استاد محترم جب حج و عمرہ کے ابواب پڑھانے لگتے، خصوصاً احرام، طواف اور سعی، اس وقت ایک مجنونانہ کیفیت طاری ہوجاتی۔ عربی چہارم سے لے کر ندوۃ العلماء میں فضیلت تک میں نے تقریباً تین سے چار بار عمرہ کے لیے کوششیں کیں؛ لیکن ہر بار کسی نہ کسی وجہ سے میری خواہش حسرت ہی رہ جاتی۔ ایک مرتبہ تو اسباب بھی مکمل تھے اور والد صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ اس مرتبہ کی چھٹیوں میں نکلنا ہے لیکن خدا کو منظور نہیں تھا۔ اسی سال میرے ایک قریبی دوست نے کہا کہ اس سال میرا عمرے کا ارادہ ہے، بس اتنا کہنا تھا کہ میرے دل میں دبی خواہش کہ چنگاری شعلہ کی شکل اختیار کرگئی، مجھ پر ایک جنوں سا سوار ہونے لگا کہ ان شاء اللہ اس مرتبہ جانا ہی ہے۔ اب نہ اسباب تھے نہ وسائل۔ جب خواہش حد سے بڑھنے لگی اور جانے کا کوئی راستہ نظر نہ آیا، تو میں اپنے اعمال پر نظر دوڑانے لگا، کہ ایسا کونسا عمل ہے کہ جس کی وجہ سے رکاوٹیں پیدا ہورہی ہیں، ایک ایک کر کیا اپنے سارے گناہ نظر کے سامنے آنے لگتے ہیں، اپنے وجود پر ہی شرمندگی سی ہونے لگتی ہے۔ شرم سے پانی پانی ہوجاتا ہوں، سر جھکا کر نم آنکھوں سے خدا کو یاد کرتا ہوں، اور خود سے بار بار یہ سوال کرتا ہوں کہ کیا میں مدینہ منورہ جانے کے لائق بھی ہوں؟

پھر والد صاحب کی طرف سے اجازت بھی ملتی ہے، اب گتھی سلجھنے کہ بجائے اُلجھتی ہی جارہی تھی، نہ وہاں رہنے کا انتظام، نہ جدہ ائیر پورٹ سے مکہ مکرمہ جانے کا کوئی نظم۔ بعض قریبی رشتہ داروں نے تو اکیلے جانے سے صاف منع ہی کر دیا تھا، اب انہیں کیا پتہ کہ جب کوئی عاشق اپنے معشوق کی ملاقات کے لیے جائے تو تنہا جانا ہی پسند کرتا ہے اور اکیلے ہی ملاقات کا شوقین ہوتا ہے۔ عاشق جب اپنے معشوق سے ملاقات کا شوقین ہوتا ہے تو پھر یہ نہیں دیکھتا کہ کہ راستے میں کیا کیا مصیبتیں اور رکاوٹیں آئیں گی بلکہ اس کے لیے تو ان راہوں کے مصائب فرحت کا سبب بنتے ہیں، اور رکاوٹیں محبوب کے عشق میں اور دیوانہ بنا دیتی ہے۔ دل اگر کسی جانب مائل ہوجائے اسے محبت کہتے ہیں، اور یہی محبت اگر شدت اختیار کر لے تو اسے عشق کہتے ہیں، اور یہ عشق ہی ہے جو کبھی طوفان کا سامنا کرتا ہے اور کبھی فرعون جیسے بادشاہ کا مقابلہ، کبھی بیخوف و خطر آتش نمرود میں کود پڑتا ہے، اور عقل اسے تکتی ہی رہ جاتی ہے۔ بیخطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق، عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی بہر حال یہ عشق کا سفر شروع ہوا۔ جب میں ممبئی سے جنگلوں اور پہاڑوں کی خاک چھانتا ہوا، سمندر اور دریاوں کو چیرتا ہوا جدہ پہونچا۔ شوق اور بیتابی اور بڑھنے لگی۔ اور بھی عاشق تھے جو اپنے معشوق کے لیے بیتاب تھے۔ ہر کوئی سفید چادر سے اپنا بدن ڈھانپے ہوئے تھا، نہ سر پر کوئی ٹوپی، نہ بدن پر کوئی کرتا، فقیرانہ صورت... نہ خوشبو نہ زینت، ایک مجنونانہ ہیئت، جو کرب و بیچینی کے کمال کو ظاہر کررہی تھی۔ اور ہر کوئی لبیک اللھم لبیک کی صدا لگا رہا تھا۔ اسی بیچینی اور اضطراب کے نالہ و فریاد کے ساتھ آخر میں محبوب کے شہر تک پہونچ جاتا ہوں۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے جا پہونچے ہم اس کے گھر تک دل گم گشتہ میرے حق میں تو رہبر نکلا جذبہ دل نے آج کوئے یار تک پہونچا دیا جیتے جی میں گلشن جنت میں داخل ہوگیا ایک کھویا ہوا دل جس کے دل میں واقعی زخم محبت ہو، جب وہ محبوب کے گھر پہونچ جاتا ہے تو اس پر کیا گذرتی ہے اور وہ کیا سوچتا ہے۔ یہ چیزیں الفاظ سے تعبیر نہیں ہوسکتی! تاب نظارہ معشوق کہاں عاشق کو غش نے موسیٰ کو سر طور سنبھلنے نہ دیا اس کے بعد جو حرکتیں وہ کرتا ہے، وہ ایک عاشق ہی کرسکتا ہے۔ کبھی محبوب کے گھر کا چکر کاٹنا، اور کبھی اس کے در و دیوار اور چوکھٹ کو چومنا، پھر اس سے اپنی آنکھوں کو ملنا، پھر اس سے سر کو رگڑنا، کبھی کعبہ اور اس میں لگے کالے پتھر کو چومنے کے لیے اپنی جان کو لگانا۔ یا پھر صفا و مروہ کے درمیان پاگلوں اور دیوانوں کی طرح دیوانہ وار دوڑنا۔ اس وقت نہ سورج کی گرمی کا احساس ہوتا ہے نہ پتھریلی زمین کی سختی ستاتی ہے۔ پھر اس زم زم کو بار بار پینا اور اسے محبوب کی نسبت سے اپنے چہرے پر لگانا، شریر پر ڈالنا، بدن پر ملنا، پھر بھر بھر کر اپنے ساتھ رکھنا، اور پھر اپنے بال کو محبوب کے لئے کاٹنا، اور مونڈنا۔ کیا یہ عشق نہیں ہے؟ پھر کعبہ شریف کے پردے سے لپٹنا بھی اسی عاشقی کا خاص منظر ہے، محبوب کے دامن سے چمٹنا بھی عشق کے مظاہر میں سے ایک خاص مظہر ہے۔ پھر کعبہ کی دیوار پر اپنے چہرے کو لگانا اس دیوار کو چومنا، کیا یہ عشق نہیں ہے؟" امر علی الدیار دیار لیلی اقبل ذا الجدار وذا الجدار یہ کچھ مناظر ہیں جو عاشق اپنے معشوق کے لیے کرتا ہے، جو عشق سے تعلق رکھتا ہے۔

محبوب کی نسبت سے اپنے چہرے پر لگانا، شریر پر ڈالنا، بدن پر ملنا، پھر بھر بھر کر اپنے ساتھ رکھنا، اور پھر اپنے بال کو محبوب کے لئے کاٹنا، اور مونڈنا۔ کیا یہ عشق نہیں ہے؟ پھر کعبہ شریف کے پردے سے لپٹنا بھی اسی عاشقی کا خاص منظر ہے، محبوب کے دامن سے چمٹنا بھی عشق کے مظاہر میں سے ایک خاص مظہر ہے۔ پھر کعبہ کی دیوار پر اپنے چہرے کو لگانا اس دیوار کو چومنا، کیا یہ عشق نہیں ہے؟" امر علی الدیار دیار لیلی اقبل ذا الجدار وذا الجدار یہ کچھ مناظر ہیں جو عاشق اپنے معشوق کے لیے کرتا ہے، جو عشق سے تعلق رکھتا ہے۔

جس کے دل میں اگر ذرا سی بھی چوٹ ہوگی، کوئی زخم لگا ہوگا، دیوانگی سے کوئی وابستہ ہوگا وہ ان اشارات کے وہاں پہونچ کر دیکھے گا کہ اس سفر کا ہر ہر تجز اس منظر کو اپنے اندر پوری طرح لئے ہوتے ہیں۔ تفصیل کے لیے پورے کے پورے دفاتر اور کتب خانہ بھی کم! اور جذبات کو بیان کرنے سے قلم عاجز ہے۔ اب مرحلہ آتا ہے عشق رسول کا: جب مدینہ کا نام آتا ہے، تو ایک عاشق رسول کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے، جذبات مچلنے لگتے ہیں، سوز و گداز قلب و روح کو گرمانے لگتے ہیں، محبت کی چنگاری اندر ہی اندر سلگنے لگتی ہے۔ پھر یہ شعلہ کی شکل میں آتش بن کر قلب کو عشق رسول میں خاکستر کردیتی ہے۔ پھر دل و جان سرکار کائنات رحمۃ للعالمین کی جانب کھینچنے لگتا ہے، پھر دیدار مصطفیٰ و زیارت روضہ اطہر کی تمنا موجیں مارنے لگتی ہے۔ پھر عاشق زبان حال سے پکار اٹھتا ہے: جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں؟ اس لافانی محبت اور عقیدت نے دل کی گہرائیوں سے اس عظیم و محسن مہربان کے دیار پاک کو دیکھنے کے لیے دل تو یہ چاہ رہا تھا کہ سر کے بل چلتا ہوا پہونچوں جب میں مدینہ کے لیے روانہ ہوا، اور ٹیکسی اسٹیشن پہونچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ٹیکسی والا آواز دے رہا ہے "مدینہ!! مدینہ!!!" جس طرح ایک بس کا کنڈکٹر آواز دیتا ہے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کے لیے آپ تصور کیجئے! کہ جب کوئی شخص مدینہ مدینہ کی آواز لگا رہا ہو اور محبوب کے گھر کی طرف بلا رہا ہو تو ذرا دل تھام کر سوچئے! کہ اس دل دماغ کا کیا حال ہوا ہوگا؛ جو سالوں سے اپنے محبوب کی ملاقات کے لیے بیچین تھا؟ اب پھر پکارنے والے کا انداز بھی دیکھیے! کہ جب وہ آواز لگاتا ہے تو پہلے مدینہ مدینہ مدینہ کہتا ہے، پھر مدینہ کی ی کو کھینچتا ہوا بلند آواز سے مدینہ کو کچھ یوں کہتا ہے کہ دل کھینچ کر رہ جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ کلیجہ منہ تک آگیا ہو، اور دل اس آواز کی سماعت سے اتنا لطف اندوز ہوتا ہے کہ میں کیا بتاوں! اب میرے پاس الفاظ بھی نہیں ہیں جن کی میں منظر کشی کر سکوں۔ اور یہ مدینہ کی آواز روح کی تار کو چھیڑ دیتی ہی اور جسم پر عجب سماں طاری ہوجاتا ہے۔ کہ جب مدینہ کی پہلی حاضری ہو، اور برسوں پرانا خواب پورا ہو رہا ہو، دل کی دھڑکن تیز ہو، معشوق کے در و دیوار اب نظر آنے ہی والے ہوں، گنبد خضراء پر اچانک نظر پڑنے ہی والی ہو، کچھ بلند عمارتوں کے پیچھے محبوب کا در ہو، بس کی کھڑکیوں سے باہر کی چیزیں دھندلی دھندلی نظر آرہی ہو۔ اب یقین ہو کہ دو چار منٹ میں منزل آرہی ہو۔ اور جب ڈرائیور کہہ دے کہ وہ دیکھو! سامنے ہی حبیب کے گھر کی دیواریں ہیں، اور باہر کا منظر صاف نہ ہو، بار بار اپنی گردن باہر ڈال کر دیکھ رہا ہو، پھر بھی آنکھیں نہ دیکھ سکیں، پھر درود کا ورد زبان پر طاری ہو، محبوب کا نام بار بار لیا جارہا ہو، بلند آواز سے محمد اور مصطفیٰ ... مصطفیٰ ... کی صدا لگ رہی ہو۔ جسم پر کپکپی طاری ہو، دماغ میں ملاقات کا بھوت سوار ہو، اب بتلایئے کہ اس وقت انسان کا کیا حال ہوا ہوگا؟ آج وہ مثال پوری طرح واضح ہوگئی کہ مرغ بسمل اور ماہی بیآب کسے کہتے ہیں۔ پھر اچانک اپنے جان و مال سے، ماں باپ سے زیادہ عزیز مسلمانوں کی دلوں کی دھڑکن رحمۃ للعالمین کے دیوار پر نظر پڑی۔ آنکھیں پلکیں جھپکنا ہی بھول گئی۔ پھر دل آنکھوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: ڈھونڈتی تھی گنبد خضراء کو تو دیکھ وہ یہ اے نگاہ بیقرار اب آنکھوں نے اپنی بوندیں ٹپکادی، دل شکر سے لبریز ہوگیا، رب العالمین نے یہاں تک پہونچا دیا، اس میں اپنا کیا زور تھا۔ بس یہ ایک ذات باری کی عطا تھی، جب میں داخل ہوا تراویح ختم ہورہی تھی لوگ باہر نکل رہے تھے۔ اب نہ رہنے کا انتظام تھا نہ کھانے پینے کا۔ پھر حبیب نے اپنا کرشمہ دکھلا ہی دیا، اور پورے انتظامات خود بخود ہونے لگے۔ اب مدینہ میں۔ جسے دیکھنے کے لیے ہر عاشق کی آنکھیں ترپتی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ تصویر آنکھوں میں ہمیشہ بسی رہے۔ جی ہاں! وہ گنبد خضراء ہے، یہ وہ جگہ ہے جو شعور کی آنکھ کھلنے سے پہلے نہاں خانہ دل میں نقش ہوجانے والی ایک جاں فزاں تصور نبوت و رسالت کا سرچشمہ، رحمت و شفاعت کا اک نشاں، غنچہ دل کے بے قراریوں کے لیے وجہ سکون، ایک ایسا محل ہوائیں جس کے گرد طواف کرتی ہے، مشک و عنبر بھی جس کی مٹی کے سامنے ماند پڑتے ہیں، ایک ایسا نگینہ جس کا جمال آنکھوں کی بصارت اور دل کے سکون کے لیے سرمۂ حیات ہے۔

ذا ھبت الارياح من نحو طيبها هاج فوادی طيبها وصبوبهاوه گنبد جس کے محیط میں شاہ دوسرا، سید الامم، سید الخلائق، خیر العالمین آرام فرمائیں۔ جب تھکے ماندے زمانے بھر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے غبار آلود بدن، شکستہ دل تھکا ہارا مسافر جب مدینہ میں داخل ہوتیھی گنبد خضراء کی ایک جھلک دیکھتاھے تو ان کی ساری تھکن کافور ہوجاتی ھے۔

اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو

تحریر
-امجد عباسی

اسلام کے پیش نظر خلوص و محبت اور ہمدردی و خیر خواہی پر مبنی معاشرت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے جہاں وہ عبادات: نماز، روزہ، حج اور نماز جمعہ و عیدین کے ذریعے اہل ایمان کو باہمی میل جول اور قربت کے مواقع فراہم کرتا ہے وہیں صلہ رحمی، ہمدردی اور انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ ایک مسلمان کے مال میں قرابت داروں، پڑوسیوں اور حاجت مندوں کا حق متعین ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے۔ (مسلم)

راہ خدا میں خرچ کو اللہ نے اپنے ذمہ قرض قرار دیا ہے اور اسے بڑھا چڑھا کر لوٹانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درازی عمر چاہتے ہو تو صلہ رحمی کرو۔ اہل جنت کی صفات میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور ان کے احسان مند ہوتے ہیں کہ انھوں نے حق ادا کرنے کا موقع فراہم کیا (الدھر 8:76)۔ پھر یہ بھی تاکید کی گئی ہے کہ اپنے بھائی کی اس طرح مدد کرو کہ دائیں ہاتھ سے دو اور بائیں کو خبر نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ راہ خدا میں علانیہ خرچ کرنے کا بھی حکم ہے۔ غرض اسلام ایسا معاشرہ چاہتا ہے جہاں حکومت کے ساتھ ساتھ مسلمان ایک دوسرے کے ہمدرد اور خیر خواہ ہوں اور مصیبت میں اپنے بھائی کو تنہا نہ چھوڑیں بلکہ اس کی پریشانی کے ازالے کے لیے بے قرار ہوں۔ گویا انفاق اللہ کی رضا، جنت کے حصول اور نجات کا اہم ذریعہ اور غفلت برتنے پر اللہ کی پکڑ اور گرفت کا باعث ہے۔

ایک طرف اللہ تعالیٰ نے انفاق کی اتنی اہمیت بیان کی ہے تو دوسری طرف احسان جتا کر خرچ کرنے اور ایک مسلمان کی عزت نفس کو مجروح کرنے کو سخت ناپسند فرمایا ہے اور اس عمل کو صدقات کو برباد کرنے کے مترادف قرار دیا ہے: "ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذرا سی چشم پوشی اُس خیرات سے بہتر ہے، جس کے پیچھے دکھ ہو... اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اُس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو، جو اپنا مال محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے، نہ آخرت پر"۔ (البقرہ 2632، 264)

یعنی "اللہ تعالیٰ جو خود بردبار اور فراخ حوصلہ ہے... اور تمھارے قصوروں کے باوجود تمھیں بار بار بخشتا ہے، وہ ایسے لوگوں کو کیونکر پسند کرسکتا ہے، جو کسی غریب کو ایک روٹی کھلا دیں تو احسان جتا جتا کر اس کی عزت نفس خاک میں ملا دیں! اس بنا پر حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے روز شرف ہم کلامی اور نظر عنایت سے محروم رکھے گا، جو اپنے عطیے پر احسان جتاتا ہو"۔ (تفہیم القرآن، ج1، ص204)

یہاں تک فرمایا گیا: "اگر تم ان (سائل) سے اعراض کرنے پر مجبور ہو جاؤ، اپنے رب کے فضل کی توقع رکھتے ہوئے، تو ان سے نرمی کی کوئی بات کہہ دیا کرو" (بنی اسرائیل 2817)۔ اور خدا کا ارشاد یہ بھی ہے: "اور سائل کو نہ جھڑکو"۔ (الضحیٰ 1093)

الحمدللہ ہمارے معاشرے میں انفاق، راہ خدا میں خرچ کرنے اور صلہ رحمی اور ہمدردی کا جذبہ بڑے پیمانے پر پایا جاتا ہے۔ لوگ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ انفرادی سطح کے علاوہ بہت سے ادارے اور تنظیمیں اجتماعی طور پر حاجت مندوں کی ضروریات پوری کرتی ہیں جو کہ خوش آئند ہے۔ تاہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر اس پہلو کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے کہ کہیں صدقات ادا کرتے ہوئے احسان جتانے، دکھ دینے اور لوگوں کی عزت نفس کو مجروح کرنے کا باعث نہ بنا جائے جس کے نتیجے میں اللہ کی ناراضی اور صدقات کی بربادی کا سامنا کرنا پڑے، مثلاً یہ کہنا کہ روز ہی آجاتے ہو، یا تمھیں مانگنے کی عادت پڑ گئی ہے، یا کچھ کام کاج کیا کرو وغیرہ۔ اسی طرح امدادی سامان تقسیم کرتے ہوئے تصویریں کھنچوانا اور ان کی اخبارات میں اشاعت بھی عزت نفس کو مجروح کرنے کا باعث ہوسکتی ہے، اس میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کے بجائے حق داروں کا حق ادا کرتے ہوئے اُن کا احسان مند اور ممنون ہونا چاہیے کہ انھوں نے حق ادا کرنے کا موقع فراہم کیا کہ یہی اہل جنت کے اوصاف میں سے ہے۔

زندگی نو

تحریر
سہیل بشیر کار

ماہنامہ زندگی نو؛ ستمبر 2022 کا شمارہ ایک بار پھر اپنی آن بان کے ساتھ شائع ہوا ہے، حسب سابق دانشور قائد انجینئر سید سعادت اللہ حسینی صاحب نے انتہائی عرق ریزی سے 'قوم پرستی کا بیانیہ' پر صفحات سیاہ کیے ہیں۔ اشارات میں کئی دانشوروں کے حوالہ جات موجود ہیں۔ 'انتہا پسند نیشنلزم' جو کہ قوم پرستی کی انتہا پسندی ہے، پر مصنف نے بہترین طریقہ سے روشنی ڈالی ہے، اشارات میں جہاں مسلم مفکرین کی آراء کو پیش کیا گیا ہے وہیں غیر مسلم دانشوروں کی آرا بھی سامنے لائی گئی ہے، پروفیسر ٹائن بی، جان ہچنس، ورہانس کون، وغیرہ کی آرا رقم کر کے تحریر میں توازن پیدا ہوا ہے۔ البرٹ آئنسٹائن قوم پرستی کے حوالے سے لکھتے ہیں: "البرٹ آئنسٹائن نے قوم پرستی کو بچپن کی بیماری اور 'انسانیت کا خسرہ' (mankindofmeasles) قرار دیا۔ [10] (یعنی ایسی بیماری جو بچپن کی بے شعوری کے دور میں لاحق ہوتی ہے اور اس کے اثرات زندگی بھر ستاتے رہتے ہیں۔") دین اسلام کا قومیت کے حوالے سے موقف بھی بیان کیا گیا ہے؛ لکھتے ہیں: "اسلام نے وطن سے محبت کے فطری جذبہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ قرآن مجید نے اسے ظلم کی بدترین شکل قرار دیا ہے کہ لوگوں کو ان کے وطن سے بے دخل کیا جائے۔ اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (39) الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ "اجازت دے دی گئی اُن لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، کیوں کہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے۔" (سورہ الحج 39-40)

البتہ وہ انتہا پسند نیشنلزم کا سخت مخالف ہے، لکھتے ہیں: "اسلام ایسے تمام تصورات کی نفی کرتا ہے جو انسانوں کے درمیان رنگ، نسل، ذات، قوم وغیرہ کی بنیاد پر تفریق کرتے ہیں۔ اسلام کا پیغام وحدت انسانی کا پیغام ہے۔ وہ اس حقیقت کو ماننے کی دعوت دیتا ہے کہ سارے انسان ایک خدا کی مخلوق اور بندے ہیں اور ایک مرد اور عورت کی اولاد اور آپس میں بھائی بھائی ہیں۔" دانشور قائد نے دکھایا ہے کہ انتہا پسند نیشنلزم کو اب ہندوستان میں لانے کی کوشش کی جارہی ہے حالانکہ پوری دنیا اس کو رد کررہی ہے۔ انتہا پسند نیشنلزم کی جگہ اب ساری دنیا میں سوک نیشنلزم کا تصور عام ہے۔" انتہا پسند نیشنلزم کے تصورات اسلام کی تعلیمات سے متصادم ہیں۔ مشترکہ سماجوں میں شہری قومیت کا راستہ ایک قابل عمل راستہ ہے۔ ایسے معاشروں میں اسلام اپنے ماننے والوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اسلام کے علم بردار اور اس کے سفیر بن کر معاشرے میں رہیں گے اور معاشرے میں اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کریں گے۔"

غازی بھائی نے گذشتہ شمارہ سے خواتین پر لکھنا شروع کیا ہے اس شمارہ میں انہوں نے خواتین کی سرگرمی کے بنیادی میدان (گھر، خاندان اور پڑوس) پر مضمون رقم کیا ہے۔ مضمون میں کئی عملی مثالیں بھی دی گئی ہیں؛ خاص کر مولانا مودودی کے گھر کے حوالے سے، رشتہ داروں کو اپنے مقاصد سے جوڑنے کی ترغیب دی ہے لکھتے ہیں: "رشتے داروں کا تعاون انسان کو بہت طاقت ور بنا دیتا ہے۔ رشتے داروں کی پشت پناہی حاصل ہو تو آدمی بڑے اقدامات کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ اگر آپ کو دین کے میدان میں بڑی خدمت انجام دینی ہے تو اپنے رشتوں کو مضبوط کرنے اور انھیں اپنا ہم خیال بنانے پر توجہ دیں۔ یاد رکھیں، دو کام کرنے ہیں، ایک رشتوں کو مضبوط کرنا اور دوسرا انھیں ہم خیال بنانا۔" مولانا مودودی کو ایک بار پھر نشانہ بنایا جارہا ہے کہ انہوں نے انتہا پسندی پھیلائی ایسے میں "مولانا مودودی اور غیر آئینی و غیر دستوری ذرائع کی نفی" پر مراد علی کی کتاب سے ایک باب شامل کیا گیا ہے، مضمون میں مصنف نے دکھایا ہے کہ مولانا پر کس کس طرح تشدد کیا گیا لیکن انہوں نے ہمیشہ خفیہ کوششوں اور زیر زمین کاموں سے منع کیا۔ اس سلسلے میں مولانا کے بہت سے اقتباسات کے بعد لکھتے ہیں: "ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا مودودی اپنے مطلوبہ نظریے کے نفاذ کے لیے خفیہ تحریک، فوجی انقلاب، مسلح جدوجہد، قتل و غارت اور تشدد کا راستہ اختیار کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ مولانا مودودی کو کئی بار جیل میں ڈالا گیا، پھانسی کی سزا سنائی گئی، آپ پر ہر دور میں ارباب اقتدار نے گھیرا تنگ کیا، آپ کو قتل کرنے کی کوششیں کی گئیں، آپ کی جماعت کے مجلے اور اخبارات پر پابندیاں لگائی گئیں، آپ کی جماعت پر پابندی لگائی گئی لیکن آپ نے کبھی اپنے اصول سے ذرا بھی انحراف نہیں کیا۔ وہ دراصل مولانا کی زندگی کا دور ابتلا (ordeal) ہے، آپ پر ہر جانب سے غیر اخلاقی اور غیر قانونی حملے کیے گئے، اجتماعات پر پابندی لگائی گئی، آپ کے کارکنوں کو شہید کر دیا گیا لیکن آپ نے پھر بھی یہی نصیحتیں دہرائیں جو اوپر بیان ہوئیں۔

شوق ہم سفر میر

آذان ظہر کی صدائیں بلند تھیں، اچانک مسوری جانے کا خیال میرے ایک دوست کے دل میں انگڑائی لینے لگا، ویسے گزشتہ دو چار دنوں سے سیر و تفریح کے منصوبے بن رہے تھے مگر کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا تھا، یہ بھی بتاتا چلوں کہ راقم کی خواہش اس طرف بالکل نہیں تھی، دلی جانے کا ارادہ دل میں تھا مگر دوست کے منصوبہ کے خلاف بھی تو نہیں جا سکتا شاعر کی زبانی   خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو خیر اپنے جذبات بر طرف، اپنی آرزویں در کنار، میں نے ہاں کردی، مزے کی بات تو یہ ہے کہ ٹرین کا وقت چار بجے کا تھا، فقط دو ساتھی تو جانے سے رہے مزید دو ساتھی درکار تھے، جناب پورے مدرسے کا چکر لگا رہے ہیں، کبھی اس ساتھی کو مدعو کر رہے ہیں، کبھی اس ساتھی کو فون کیا، کبھی اس کے کمرہ میں گئے، پہلے تو کوئی تیار نہ تھا، اور ہوتا بھی کیونکر ایک تو تیاری کا نہ ہونا، دوسرے مزید چھٹیاں تیسرے ٹرین کا وقت بھی بہت کم تھا، چوتھے ٹکٹ بھی بنوانا تھا، پانچویں روزہ سے بھی تھے یہ سب خیالات گردش میں تھے، آخر ششم پشتم چھ آدمیوں کی جماعت تیار ہوگئی۔ دوسری طرف ہمارا ایک قافلہ مسوری جانے کے لیے تیار تھا، ان سے ٹکٹ بنوالیا گیا، پیر 30:4 کو ہم ٹرین میں سوار ہو گئے، سلیپر تو ملنے سے رہی، جنرل پر چڑھ گئے، جنرل سنتے ہی عام طور پر جو خیالات آتے ہیں اتنی بری حالت تو نہیں ہوئی، بفضل اللہ سفر کٹ گیا اور ہم منگل کی صبح ساڑھے چھ (30:6) بجے دہرادون میں داخل ہو گئے۔ دہرادون سے ہمارا سفر بس کے ذریعے تھا، چونکہ وہ پہاڑی علاقہ ہے اس لئے وہاں ٹرین کی آمد و رفت نہیں ہوتی، اسٹیشن کے پہلو میں ہی بس اسٹاپ تھا، بس کا نام سنتے ہی طبیعت اوب گئی، چونکہ راستہ بھی کوہستانی تھا طبیعت کا بگڑنا بھی بجا، اور ہوا بھی ایسا ہی، لیکن دلکش مناظر، حسین وادیاں، پر رونق فضا، سلسلہ کوہ کے پر کیف نظاروں سے طبیعت ہری ہوگئی، اور ہم نے تقریباً (00:8) بجے مسوری میں قدم رکھا۔ لگے ہاتھوں مسوری کا تعارف بھی سنتے چلیے، مسوری ہندوستانی ریاست اتراکھنڈ کے دہرادون ضلع کے قریب ایک پہاڑ پر واقع ہے، جسے پہاڑوں کی ملکہ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ملک کے مشہور پہاڑی علاقوں میں سے ایک ہے، جو دہرادون سے تقریباً 6ء: کلومیٹر اور دلی سے تقریباً (300) کلومیٹر کی دوری پر ہے اور (2,005.5) میٹر (6,579.7) فٹ کی بلندی پر ہے، جس کے ارد گرد تا حد نگاہ کوہستانی سلسلہ ہے۔

بڑھے جا یہ کوہ گراں توڑ کر
طلسم زمان و مکاں توڑ کر

پہنچتے ہی پہلا کام استراحت کے لیے کمرہ کی تلاش تھی، جو ہر مسافر کی منزل اولین ہوتا ہے، ہم ٹھہرے نو وارد، چونکہ نوواردوں کو قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا ہے، ہمیں دیکھ کر قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا، ہم بھی کچھ کم نہ تھے، تھوڑی تگ و دو کے بعد کمرہ ہاتھ آگیا، خودی کی یہ ہے منزل اولیں
مسافر یہ تیرا نشیمن نہیں

ناشتہ کے بعد ہم نے دوپہر تک آرام کیا، عصر کے بعد چہل قدمی کے لیے نکلے، موسم سہانا تھا ہر طرف کہرا تھا جو کبھی گھر کے چھا جاتا کبھی چھٹ جاتا، ٹھنڈک تھی اور کیوں نہ ہو مسوری کا رخ اسی لیے تو ہوا تھا، سرد موسم کے مزے لیتے ہوئے ہم گن ہیل (hillgun) کی طرف چلے گئے، جسکا کرایہ ایک آدمی کیلیے 180 تھا، گن ہیل ایک طرح کی سواری ہوتی ہے جو ایک اوپری جگہ پر لے جاتی ہے، وہاں ایک آدھ گھنٹہ گھوم کر اسی پر واپسی ہوتی ہے، ہم سوار ہوئے، اوپر کئی دکانیں تھیں، فلک بوس کوہ کے ایسے پر بہار اور حسین نظارے تھے جو شاید ہی ہم میں سے کسی نے دیکھے تھے   گویا پہاڑ صدا دے رہے ہوں   ع
سر اٹھا کر جیو زمانے میں

یہ اشارہ ہے کوہساروں کا اور کہرا جیسے پورے شہر کو گھیرے ہوئے تھا، گویا پورے شہر کا سائبان بنا ہوا تھا منظر کشی سے تو زباں عاجز ہے، اور قدرت ایزدی مجھ جیسے ناچیز سے کیا بیاں ہو، مگر اتنا ضرور ہے کہ وہ مناظر ابھی تک آنکھوں میں روشن ہیں، واپسی کے بعد غیر ارادی طور پر ہم نے سائکل کرایہ پر لیں جس کی قیمت فی گھنٹہ 60 روپے تھی، سواری کے دوران بچپن کی یادیں تازہ ہو گئیں، سائیکل پر پورے گاؤں کا چکر لگانا، کبھی گرنا، کبھی اٹھنا، گرنے پر روتے گھر چلے جانا، ماں کا تسلی دینا، ہاں وہ بچپن کی یادیں۔ کسی نے عجیب سی سچائی بھر دی ہے اس مصرع میں   ع   دو دن کو اے جوانی! دیدے ادھار بچپن چند مقامی جگہوں کی سیر کے بعد کمرہ لوٹ گئے اور راحت کی سانس لی۔ آج ہمارا مسوری میں دوسرا دن تھا (بدھ)، تقریباً نو بجے ناشتے سے فارغ ہو گئے، اور ہم نے تین گاڑیاں کرایہ پر لیں ایک گاڑی کی ایک دن کی قیمت 350 تھی۔ جب تک شاید دوپہر کی اذان کا وقت قریب تھا۔ وہاں سے ہم نے کیمٹی آبشار (fallskempty) کا رخ کیا، گویا وہ پہاڑوں کو چیرتا ہوا ہم تک پہنچ رہا تھا اقبال نے کیا خوب کہا ہے   ع

وہ جو کہستاں اچکتی ہوئی
اٹکتی لچکتی سرکتی ہوئی
اچھلتی پھسلتی سنبھلتی ہوئی
بڑے پیچ کھا کر نکلتی ہوئی
رکے جب تو سل چیر دیتی ہے یہ
پہاڑوں کے دل چیر دیتی ہے یہ   یہیکسی اور جگہ:
آتی ہے ندی فراز کوہ سے گاتی ہوئی
کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی
آئینہ سا شاہد قدرت کو دکھلاتی ہوئی
سنگ رہ سے گاہ بچتی گاہ ٹکراتی ہوئی

جہاں ہم نے ایک آدھ گھنٹے پیراکی کی، راقم کو پیراکی کا پہلے سے شوق کم ہے اور کم کیا نہ ہونے کے برابر ہمیشہ جی چراتا تھا لیکن ساتھیوں کے اصرار کی وجہ سے راضی ہو گیا، اوپر بتا چکا ہوں کہ موسم ٹھنڈا تھا ایک تو موسم ٹھنڈا دوسرے آبشار کا پانی قدرتی ٹھنڈا ہوتا ہی ہے، پانی کی ٹھنڈک میں بہت اضافہ ہو گیا، ہم زیادہ دیر نہ تیر سکے آدھے گھنٹے کے اندر ہم باہر نکل آ، آبشار کے پاس دکانیں موجود تھیں دوپہر کا کھانا ہم نے وہیں کھایا، فراغت کے بعد ایک باغ میں گئے وہاں تھوڑی دیر ٹہلنے بعد کمرہ چلے گئے، گاڑی کا ایک ہی دن کا ارادہ تھا مگر ساتھیوں نے دوسرے دن بھی گاڑی لینے کی خواہش ظاہر کی، اور پوری بھی ہوئی، جمعرات کو ہم نے اور ایک دن کے لیے گاڑی لی اور چند پر رونق پر بہار باغات اور آبشار کی سیر کی،

اقوام متحدہ کی تحقیقات میں غزہ کے تولیدی مراکز پر اسرائیلی حملے نسل کشی قرار

اقوام متحدہ کی ایک تحقیقات اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ اسرائیل نے غزہ میں جنسی اور تولیدی صحت کی سہولتوں کو منظم طریقے سے تباہ کر کے 'نسل کشی' کی کارروائیاں کیں۔ ڈان اخبار میں شائع ہونے والی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق جمعرات کو اقوام متحدہ کے تحقیقاتی کمیشن نے کہا ہے کہ اسرائیل نے جان بوجھ کر فلسطینی علاقے کے مرکزی تولیدی سینٹر پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا اور ساتھ ہی اس کا محاصرہ کر کے محفوظ حمل، زچگی اور نوزائیدہ بچوں کی دیکھ بھال کو یقینی بنانے کے لیے درکار ادویات سمیت امداد کو روک دیا۔ جنیوا میں اسرائیلی مشن نے ایک بیان میں کہا کہ 'اسرائیل بے بنیاد الزامات کو واضح طور پر مسترد کرتا ہے'۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ 'کمیشن نے پایا کہ اسرائیلی حکام نے جنسی اور

تولیدی صحت کی دیکھ بھال کو منظم طریقے سے تباہ کر کے غزہ میں فلسطینیوں کی تولیدی صلاحیت کو جزوی طور پر تباہ کر دیا ہے'۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں اسرائیلی حملے کے دوران یہ 'نسل کشی کی دو اقسام' ہیں۔ اقوام متحدہ کا نسل کشی کنونشن اس جرم کی تعریف یوں کرتا ہے کہ یہ جرم کسی قومی، نسلی، رنگی یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کیا جاتا ہے۔ انکوائری میں کہا گیا کہ اس کنونشن کی 5 میں سے 2 اقسام قرار دیتی ہیں کہ 'اسرائیل جان بوجھ کر مادی تباہی کے لیے گروہ کے حالات زندگی کو نقصان پہنچا رہا تھا اور گروہ کے اندر بچوں کی پیدائش روکنے کے لیے اقدامات مسلط کر رہا تھا'۔ کمیشن کی سربراہ نوی پلے نے ایک بیان میں کہا کہ 'ان خلاف ورزیوں کی وجہ سے نہ صرف خواتین اور لڑکیوں کو فوری طور پر شدید جسمانی اور ذہنی نقصان پہنچا ہے بلکہ ایک گروہ کے طور پر فلسطینیوں کی ذہنی صحت اور تولیدی و زرخیزی امکانات پر ناقابل تلافی طویل مدتی اثرات مرتب ہوئے ہیں'۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل نے مئی 2021 میں اسرائیل اور فلسطینی علاقوں میں بین الاقوامی قوانین کی مبینہ خلاف ورزیوں کی تحقیقات کے لیے 3 رکنی آزاد بین الاقوامی انکوائری کمیشن قائم کیا تھا۔ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے سابق سربراہ پلے نے بین الاقوامی فوجداری عدالت میں جج کی حیثیت سے خدمات انجام دیں اور روانڈا کے لیے بین الاقوامی فوجداری ٹریبونل کی صدارت کی۔ اسرائیل نے کمیشن پر الزام عائد کیا ہے کہ 'وہ اسرائیل کی دفاعی افواج کو بدنام کرنے کی شرمناک کوشش میں پہلے سے طے شدہ اور متعصبانہ سیاسی ایجنڈے کو آگے بڑھا رہا ہے'۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں تولیدی ہسپتالوں اور وارڈز کو منظم طریقے سے تباہ کر دیا گیا ہے

گرین لینڈ کو امریکا کا حصہ بننا ہوگا: ڈونلڈ ٹرمپ

یہ بات انہوں نے نیٹو کے سیکریٹری جنرل مارک روٹے سے ملاقات کے دوران کی ہے۔ اس موقع پر مارک روٹے نے گرین لینڈ کے معاملے پر خود کو اس سے دور رکھنے کی کوشش کی۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق امریکی صدر ٹرمپ اور نیٹو کے سیکریٹری جنرل مارک روٹے نے یوکرین میں جنگ بندی کے حوالے سے اتفاق کیا ہے۔ نیٹو کی امریکا کو یوکرین جنگ میں گھسیٹنے کی کوشش۔ ملاقات کے دوران امریکی صدر ٹرمپ نے زور دیا کہ گرین لینڈ کو امریکا کا حصہ بننا ہوگا، یہ اس کی سلامتی کے لیے بہت اہم ہے۔ اس ملاقات کے بعد صحافیوں سے گفتگو طے شدہ نہیں تھی تاہم بعد میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک صحافی کے گرین لینڈ کے حوالے سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ میرا خیال ہے

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب عبدالحمید ہرہ ولد غلام حیدر ہرہ ساکنہ ملہ بھوشن تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود انجم زہرا

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائل مذکورہ موضع ملہ بھوشن پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں مطابق سکول سرٹیفکیٹ سائل مذکور کی دختر خود انجم زہرا مورخہ 06/12/2013 کو پیدا ہوا ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

آذربائیجان اور آرمینیا 40 سال سے جاری تنازع ختم کرنے پر متفق

آذربائیجان اور آرمینیا نے کہا ہے کہ انہوں نے دہائیوں سے جاری تنازع کو حل کرنے کے لیے بات چیت مکمل کر لی ہے اور دونوں فریق ممکنہ معاہدے کے متن پر متفق ہیں۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ایجنسی 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق تعلقات کو معمول پر لانے کا معاہدہ ایسے خطے میں ایک اہم پیش رفت ہوگا جہاں روس، یورپی یونین، امریکا اور ترکیہ بھی اثر و رسوخ کے لیے لڑ رہے ہیں۔ باکو اور یریوان نے آذربائیجان کے آرمینیائی آبادی والے علاقے کاراباخ کے کنٹرول کے لیے سوویت یونین کے انہدام پر اور پھر 2020 میں دو جنگیں لڑیں، بعد ازاں آذربائیجان نے ستمبر 2023 میں 24 گھنٹے کی کارروائی میں پورے علاقے پر قبضہ کر لیا تھا اور ایک لاکھ سے زیادہ لوگ، تقریباً تمام نسلی آرمینیائی باکو کے قبضے کے بعد کاراباخ سے فرار ہو گئے تھے۔ دونوں ممالک نے بارہا کہا ہے کہ ان کی دیرینہ دشمنی کو ختم کرنے کے لیے ایک جامع امن معاہدہ ممکن ہے، لیکن گزشتہ مذاکرات معاہدے کے مسودے پر اتفاق رائے تک پہنچنے میں ناکام رہے تھے۔ آذربائیجان کے وزیر خارجہ جیہون بیراموف نے صحافیوں کو بتایا کہ 'آرمینیا کے ساتھ امن معاہدے کے متن پر مذاکراتی عمل مکمل ہو گیا ہے، آرمینیا نے امن معاہدے کے پہلے حل نہ ہونے والی دو شقوں پر آذربائیجان کی تجاویز کو قبول کر لیا ہے۔

روس سعودیہ کا یوکرین کی صورتحال حل کرنے پر اتفاق

روس اور سعودی عرب نے یوکرین کی صورتحال حل کرنے کے لیے اقدامات پر اتفاق کر لیا۔ روس کے صدر ولادیمیر پیوٹن اور سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کے درمیان ٹیلیفونک رابطہ ہوا ہے۔ روسی میڈیا کے مطابق سعودی ولی عہد نے روس اور امریکا کے درمیان تعلقات معمول پر لانے کیلئے کردار ادا کرنے پر آمادگی ظاہر کی جس پر صدر پیوٹن نے ریاض کی جانب سے ثالثی کی کوشش کو سراہا۔ اس سے پہلے میڈیا سے بات کرتے ہوئے روس کے صدر نے کہا تھا کہ وہ یوکرین سے جنگ بندی پر تیار ہیں مگر کچھ باریکیوں کا خیال رکھنا ہوگا۔

امریکا کا روس پر یوکرین سے ایک ماہ کی غیر مشروط جنگ بندی پر زور

ڈان اخبار میں شائع غیر ملکی خبر رساں اداروں کی رپورٹ کے مطابق یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ ان کا ملک لڑائی روکنے کے لیے معاہدہ قبول کرنے کو تیار ہے، اور امریکا نے اشارہ دیا ہے کہ اگر کریملن نے انکار کیا تو وہ 'سخت' جواب جاری کرے گا۔ فروری 2022 میں روس کے حملے کے بعد سے جاری 3 سالہ جنگ میں اب تک ہزاروں افراد ہلاک ہو چکے ہیں، امریکا اور یوکرین کی مشترکہ تجویز جنگ بندی کی تلاش میں تازہ ترین پیش رفت ہے۔ خیال رہے کہ ڈیڑھ ہفتہ قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے زیلنسکی کو وائٹ ہاؤس سے نکال دیا تھا اور اس کے بعد کیف کے ساتھ تمام فوجی امداد اور انٹیلی جنس شیئرنگ روک دی تھی۔ منگل کے روز سعودی عرب میں ہونے والے مذاکرات میں یوکرین کی جانب سے جنگ بندی کی تجویز پر رضامندی کے بعد امریکا نے فوجی امداد، انٹیلی جنس شیئرنگ اور سپلائی بحال کر دی تھی۔ فرانس کے وزیر دفاع سبسٹین لیکرنو نے پیرس میں برطانیہ، جرمنی، اٹلی اور پولینڈ کے وزرائے دفاع سے ملاقات کے بعد کہا کہ تقریباً 15 ممالک نے یوکرین کے لیے ایک نئے سیکیورٹی ڈھانچے پر تبادلہ خیال کرنے میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اپنے پہلے تبصرے میں کریملن نے کہا کہ وہ مزید معلومات کا انتظار کر رہا ہے، لیکن اس ماہ کے اوائل میں روسی وزارت خارجہ نے کہا تھا کہ عارضی جنگ بندی 'ناقابل قبول' ہے۔ کیف میں زیلنسکی نے کہا کہ اگر ماسکو نے اس خیال کو قبول نہ کیا تو امریکا اس پر دباؤ ڈالے گا، میں سمجھتا ہوں کہ ہم مضبوط اقدامات پر بھروسہ کر سکتے ہیں، میں اب تک تفصیلات نہیں جانتا لیکن ہم پابندیوں اور یوکرین کو مضبوط بنانے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ یوکرین کے رہنما نے کہا کہ سب کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ آیا روس جنگ بندی اور خاموشی چاہتا ہے یا وہ لوگوں کو قتل کرنا جاری رکھنا چاہتا ہے؟ لیکن انہوں نے کہا کہ جب روس کے ساتھ جنگ بندی کے خیال کی بات آتی ہے تو یوکرین کے لوگوں میں کوئی اعتماد نہیں ہے۔

روسی صدر کا یوکرین میں جنگ بندی سے متعلق امریکی تجاویز سے اتفاق

روسی صدر ولادیمیر پیوٹن نے کہا ہے کہ روس یوکرین میں جنگ بندی کے لیے امریکی تجاویز سے اتفاق کرتا ہے لیکن کسی بھی جنگ بندی کے لیے تنازع کی بنیادی وجوہات سے نمٹنا ہوگا اور اس سے متعلقہ تفصیلات کو حل کرنے کی ضرورت ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق 2022 کے آغاز میں روس کی جانب سے یوکرین پر حملے کے نتیجے میں لاکھوں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ حملے میں لاکھوں افراد بے گھر ہوئے اور کئی قصبے ملبے کے ڈھیر میں بدل گئے۔ حال ہی میں امریکا نے روس پر زور دیا ہے کہ وہ یوکرین میں ایک ماہ کی جنگ بندی پر 'غیر مشروط' طور پر رضامندی ظاہر کرے جس پر روس کی جانب سے اتفاق کیا گیا ہے۔ امریکی جنگ بندی کی تجویز کے لیے روسی صدر ولادیمیر پیوٹن کی حمایت دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ میں اب تک کے سب سے بڑے تنازع کو ختم کرنے کا بہترین موقع ہوگا کیونکہ یوکرین بھی اس تجویز پر رضامندی ظاہر کر چکا ہے۔ بیلاروس کے صدر الیگزینڈر لوکاشینکو کے ساتھ بات چیت کے بعد کریملن میں پریس کانفرنس کے دوران پیوٹن کا کہنا تھا کہ ہم دشمنی ختم کرنے کی تجاویز سے اتفاق کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ جنگ بندی کی تجاویز درست ہیں اور ہم یقینی طور پر اس کی حمایت کرتے ہیں لیکن ہم اس حقیقت سے آگے بڑھتے ہیں کہ یہ جنگ بندی ایسی ہونی چاہیے کہ اس سے طویل مدتی امن قائم ہو اور اس بحران کی اصل وجوہات ختم ہو جائیں۔ روسی صدر نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ جنگ کے خاتمے کے لیے کی جانے والی کوششوں کو ایک امن ساز کے طور پر یاد رکھا جائے، جسے ماسکو اور واشنگٹن دونوں اب ایک خطرناک پراکسی جنگ کے طور پر دیکھتے ہیں جو تیسری عالمی جنگ میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ خیال رہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کے روز وائٹ ہاؤس میں کہا تھا کہ انہیں امید ہے کہ کریملن 30 روزہ جنگ بندی کی امریکی تجویز سے اتفاق کرے گا جس کے بارے میں یوکرین بھی حمایت کی یقین دہانی کروا چکا ہے۔

فلسطینی حامی طلبہ کیخلاف کریک ڈاؤن، پاکستانی طالبہ نے کولمبیا یونیورسٹی میں داخلے کی پیشکش ٹھکرا دی

امریکا کے شہر نیویارک کی مشہور کولمبیا یونیورسٹی میں ماسٹرز پروگرام میں داخلہ ملنے والی پاکستانی نژاد امریکی طالبہ نے احتجاجاً پیشکش ٹھکرا دی، جبکہ لڑکی کے والد نے بیٹی کے فیصلے کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ایسا فلسطین کی حمایت یافتہ طلبہ کے خلاف کریک ڈاؤن کی وجہ سے کیا۔ سعودی خبر رساں ادارے 'عرب نیوز' کے مطابق نیویارک کی مشہور کولمبیا یونیورسٹی غزہ میں حماس اور اسرائیل کے درمیان جنگ شروع ہونے کے بعد طالب علموں کے احتجاج کا مرکز بن گیا تھا۔ نیویارک کے تعلیمی ادارے میں اسرائیلی فوجی کارروائی کی حمایت اور مخالفت میں مظاہرے کیے گئے، فلسطینی حمایت یافتہ کارکنوں نے انتظامیہ پر اختلاف رائے کو دبانے کا الزام عائد کیا۔ اسکروٹنی کے نام پر یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے فلسطینی حامی طلبہ کے خلاف تادیبی اقدامات کرتے ہوئے کیمپس گروپس کو معطل کر دیا تھا اور احتجاجی سرگرمیوں کی تحقیقات شروع کر دیں۔ یونیورسٹی کی جانب سے ان اقدامات کو کیمپس کی حفاظت کو برقرار رکھنے اور ہراسانی کو روکنے کی کوششوں کا نام دیا تاہم کارکنوں نے اسے اظہار رائے کی آزادی پر کریک ڈاؤن کے طور پر دیکھا۔ حال ہی میں کولمبیا یونیورسٹی میں داخلہ ملنے والے طالبہ عمارہ خان نے 10 مارچ کو یونیورسٹی انتظامیہ اور فیکلٹی کو خط لکھ کر داخلے کی پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کولمبیا یونیورسٹی تعلیمی آزادی کے اپنے وعدے کو برقرار رکھنے میں ناکام رہا ہے۔ عمارہ کے والد عمیر خان نے عرب نیوز سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ کولمبیا عمارہ کی اولین پسند تھی اور جب انہیں وہاں داخلہ ملا تو ہم سب بے حد خوش تھے، تاہم ایسا فیصلہ لینے پر مجھے اپنی بیٹی پر فخر ہے۔ داخلے کی پیش کش کو مسترد کرنے سے متعلق ان کا کہنا تھا کہ یہ ایک مشکل اور دلیرانہ فیصلہ تھا جس کی ہم مکمل حمایت کرتے ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ اس عمر میں مجھ میں اس طرح کا مشکل فیصلہ لینے کی ہمت ہوتی۔ یونیورسٹی انتظامیہ کو لکھے گئے خط میں عمارہ خان کا کہنا تھا کہ ایک مسلمان امریکی ہونے کے ناطے میں ایک ایسے ادارے میں تعلیم حاصل کرنے کا انتخاب نہیں کر سکتی جو تعلیمی آزادی پر روک تھام کو ترجیح دیتا ہے اور طلبہ کو جب ضرورت ہوتی ہے تو یونیورسٹی انتظامیہ ان کے ساتھ کھڑی نہیں ہوتی۔ یونیورسٹی نے داخلے کے عمل کے دوران طلبہ کو بتایا تھا کہ ہم وسیع نقطہ نظر کے ساتھ مساوی اور جامع کمیونٹی میں سیکھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں تاہم حالیہ واقعات کی روشنی میں انتظامیہ کا کمزور طلبہ کی آوازوں کا تحفظ کرنے میں ناکام ہونا انتہائی منافقانہ عمل ہے۔

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب غلام حسن شاہ ولد غلام محمد شاہ ساکنہ موضع شیر آباد کھور پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسران خود قیصر الدین شاہ و زاہد الدین شاہ و غفران الدین شاہ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز سائل مذکورہ موضع شیر آباد کھور پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کے پسران خود قیصر الدین شاہ مورخہ 05/06/2015 و زاہد الدین شاہ مورخہ 05/06/2016 و غفران الدین شاہ مورخہ 28/08/2020 کو پیدا ہوئے ہیں جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسران کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل سرینگر
عنوان: درخواست از جانب سید شبیر رضوی ولد و سید علی رضوی ساکنہ عالمگری بازار سرینگر بغرض بولی دیودار درختان واقع در زونی مر (عالمگری بازار غازی ڈوری) سرینگر

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

ہر خاص و عام کو بذریعہ اشتہار ھذا مطلع کیا جاتا ہے کہ دیودار درختان در موضع زونی مر نزدیک غزی ڈوری عالمگری بازار میں دیودار درختان کی کٹائی شاخ تراشی کرانی مطلوب ہے۔

معاملہ زیر بحث کے نسبت اس ضمن میں مورخہ 15/03/2025 بوقت 2 بجے بولی دینی مطلوب ہے لہٰذا خواہشمند حضرات جو wood carving کشمیر آرٹ سے منسلک ہے وہ اس بولی میں شرکت کر سکتے ہیں۔

کامیاب بولی دہندہ کو بولی کی رقم یکمشت ادا کرنا ہوگا۔ تشکیل شدہ کمیٹی کو بولی منظور یا منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

نائب تحصیلدار زونی مر

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب شبیر احمد گنائی ولد غلام محمد گنائی ساکنہ موضع اگری کلان تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود سادیہ شبیر

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز سائل مذکورہ موضع اگری کلان تحصیل پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کی دختر خود سادیہ شبیر مورخہ 22/05/2019 کو پیدا ہوئے ہیں جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دختر کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب محمد مقبول صوفی ولد محمد اصغر صوفی ساکنہ موضع ملہ بھوشن تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق دختر خود یاسمینہ بانو

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائل مذکورہ موضع ملہ بھوشن تحصیل پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں مطابق سکول ریکارڈس سائل مذکورہ کی دختر خود یاسمینہ بانو مورخہ 05/04/2008 کو پیدا ہوئی ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دختر خود کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب عبدالحمید ملک ولد عبداللہ ملک ساکنہ موضع مہاراجپورہ کنگم ڈارہ تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود فیصل حمید

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائل مذکورہ موضع مہاراج پورہ کنگم ڈارہ تحصیل پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں مطابق سکول ریکارڈس سائل مذکور کا پسر خود فیصل حمید مورخہ 15/07/2010 کو پیدا ہوا ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب محمد اقبال بٹ ولد محمد قاسم بٹ ساکنہ موضع ہبگ ٹینگو سنگھ پورہ نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق خود

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق بیان نمبردار دہ و چوکیدار علاقہ سائل مذکورہ موضع ہبگ ٹینگو سنگھ پورہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔ علاوہ ازیں مطابق سکول ریکارڈس سائل مذکور مورخہ 20/02/1990 کو پیدا ہوا ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنے پسر خود کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

اسلامی معاشرہ میں خواتین کا مقام اور متوقع کردار

مصنف: الشیخ یوسف القرضاوی

عربی سے ترجمہ: مولانا الیاس نعمانی

مبصر: سہیل بشیر کار، بارہمولہ کشمیر زیر تبصرہ کتاب عالم اسلام کے مایہ ناز عالم دین علامہ یوسف القرضاوی کی ایک عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ علامہ یوسف القرضاوی ایک بلند پایہ عالم دین، مربی ہونے کے علاوہ بہترین مصنف تھے اس کتاب میں مصنف کہتے ہیں کہ عورت اگر چہ تعداد کے اعتبار سے آبادی کا نصف ہے لیکن قوت تاثیر میں وہ نصف سے زائد ہیں۔ اس لیے کہ خواتین سلبی (نگیٹو) اور ایجابی (پازیٹو) طور پر اپنے شوہروں اور اپنی اولاد پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس کتاب کو تحریر کرنے کا مقصد مقدمہ میں انہوں نے یوں بیان کیا ہے: ہم مسلمانوں کے پاس ایک خداوندی ہدایت نامہ ہے جو خواتین کے ساتھ آخری درجہ کا انصاف کرتے ہوئے انہیں اعلیٰ درجہ کی عزت سے نوازتا ہے اور انہیں جاہلیت کے ظلم نیز اس کی ظلمت سے چھٹکارا دلاتا ہے، یہ ہدایت نامہ قرآن کریم ہے، جس نے خواتین کو بطور انسان عزت اور انصاف سے نوازا ہے۔ ایک عورت، بیٹی، بیوی، ماں اور ایک رکن معاشرہ ہونے کی حیثیت سے اس کے ساتھ قرآن نے انصاف کیا ہے اور اسے عزت دی ہے۔ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ بعض مسلمانوں نے مختلف زمانوں میں خواتین پر ظلم کیا ہے، انہوں نے خواتین کو دینی علم حاصل کرنے اور معاشی سرگرمیاں اختیار کرنے سے محروم رکھا ہے۔ شریعت نے انہیں عبادت کرنے اور تعلیم حاصل کرنے کے لیے مسجد جانے کی اجازت دی تھی، ان مسلمانوں نے انہیں اس حق سے محروم رکھا ہے، انہیں ان کی اپنی پسند کے خلاف شادی کرنے پر مجبور کیا ہے اور ان کو گھر کا قیدی بنا کر رکھا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ صحیح دینی علم نہ ہونے کی وجہ سے ہوا ہے، البتہ ہم اپنی بستیوں میں دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی ایک تعداد اس طرز عمل کی انکاری بھی ہے۔ خواتین کے تئیں اسلام کے اسی موقف کی وضاحت ہماری یہ تحریر کرتی ہے۔" (صفحہ 8)

کتاب کے پہلے باب "عورت بطور انسان" کے موضوع پر مصنف نے سیر حاصل بحث کی ہے۔ رسول رحمت ﷺ کی آمد سے پہلے کچھ لوگ عورت کو انسان تصور ہی نہیں کرتے بلکہ ان کا ماننا تھا کہ وہ مرد کی خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ مصنف نے پہلے باب میں دکھایا ہے کہ اسلام نے کیسے عورت کی تکریم کی کس طرح اس کا الگ وجود تسلیم کیا، چونکہ اسلام میں کچھ معاملات مرد کو عورت پر فضیلت دی گئی ہے تو ایک غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ عورت اور مرد برابر کیسے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ یہ فرق دراصل فطرت سلیمہ کے نزدیک مرد وزن کے لیے الگ الگ نوعیت کی ذمہ داریاں ہیں۔ پھر مصنف نے ان اعتراضات کا مفصل جواب دیا ہے جو عام طور پر کیے جاتے ہیں۔ مصنف پہلے اس بات کی حکمت بیان کرتے ہیں کہ آخر خواتین اور مردوں کی گواہی میں فرق کیوں ہے۔ مصنف یہاں وضاحت سے اس حکم کی علت بیان کرتے ہیں مصنف یہاں وہ صورتیں بھی بیان کرتے ہیں جہاں اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا مثلاً وہ جگہیں جہاں صرف خواتین ہی ہوتی ہے وہاں خواتین کی شہادت پر عمل درآمد ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی اپنے شوہر پر الزام لگائے لیکن اس کے پاس ثبوت نہیں ہوں گے وہاں عورت کی قسم کا اعتبار ہوگا۔ دوسرا مسئلہ جس پر اعتراض کیا جاتا ہے وہ خواتین اور مردوں کے درمیان میراث میں تفاوت ہے۔ یہاں بھی مصنف اس حکم کی علت بیان کرتے ہیں اسی طرح انہوں نے ان صورتوں کا بھی ذکر کیا ہے جہاں عورت اور مرد کو برابر وراثت ملے گی مثلاً قرآن کریم کی رو سے اگر میت کی اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، اسی طرح اگر میت کے والدین اور اولاد نہ ہوں تو اس کے اخیافی (ماں شریک) بہن بھائیوں کا حصہ یکساں ہوگا بلکہ بعض حالات میں خواتین کا حصہ مرد کے حصہ سے بھی زیادہ ہے۔ مصنف لکھتے ہیں کہ "بلکہ بعض حالات میں خواتین کا حصہ مرد کے حصہ سے زیادہ ہوتا ہے، مثلاً اگر ایک عورت کا انتقال ہو جائے اور اس کے ورثہ یہ ہوں: شوہر، ماں، دو سگے بھائی اور ایک اخیافی بہن تو اخیافی بہن کو مکمل چھٹا حصہ ملے گا، جب کہ اس کے دونوں بھائیوں کو (جو کہ مرد ہیں) مل کر ایک چھٹا حصہ ملے گا یعنی ایک بھائی کے حصہ میں ایک چھٹے حصہ کا آدھا آئے گا۔ اسی طرح اگر عورت مر جائے اور اس کے ورثہ میں شوہر، سگی بہن اور علاتی (باپ شریک) بھائی ہوں، تو شوہر کو ایک نصف حصہ ملے گا سگی بہن کو دوسرا نصف حصہ ملے گا، اور باپ شریک بھائی کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔ اس لیے کہ وہ عصبہ ہے اور اس کے لیے کچھ نہیں بچا ہے، لیکن اگر اس کی جگہ پر کوئی بہن ہوتی تو اسے عول کرکے چھٹا حصہ ملتا۔" (صفحہ 22)

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ اگر عورت قتل ہوئی ہو تو اس پر آدھی دیت ہے۔ اس بارے میں بھی علامہ یوسف القرضاوی نے مختلف آرا کا جائزہ لیا ہے لکھتے ہیں "خواتین کی دیت کے مرد سے آدھے ہونے کے سلسلے میں کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق ہو اور نہ یقینی اجماع ہے" (صفحہ 23) شیخ محمود شلتوت کے حوالے سے لکھتے ہیں "جب عورت مرد جیسی انسان ہے، اس کے اندر مرد جیسا ہی خون دوڑتا ہے، دونوں کے قتل عمد کی صورت میں قصاص مشروع ہے، ل۔ مرد کے قتل کی صورت میں جو اخروی سزا جہنم، اس میں دائمی قیام اور خداوندی غضب ولعنت کی ہے وہی عورت کے قتل عمد میں بھی ہے تو پھر عورت کے قتل خطا کا حکم بھی وہی ہونا چاہیے جو مرد کے قتل خطا کا ہے" (صفحہ 24) قوامیت پر بھی مصنف نے بحث کی ہے لیکن اس قدر مختصر کہ تشنگی باقی رہتی ہے، اسی طرح عدالتی وسیاسی منصب پر بھی مصنف نے جو بحث کی ہے اس سے بھی تشنگی باقی رہتی ہے۔

کتاب کے دوسرے باب خواتین (اپنی نسوانیت کے پس منظر میں) میں مصنف لکھتے ہیں کہ اسلام نے خواتین کی نسوانیت کو اہم مانا ہے اور اسی وصف کی وجہ سے دین اسلام مرد عورت کے لیے اور عورت مرد کے لیے تکمیل کرنے والا عنصر مانا ہے۔ نہ مرد عورت کا مخالف ہے نہ عورت مرد کی مخالف بلکہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی شخصیت کی تکمیل میں معاون ہوتے ہیں۔ مصنف کہتے ہیں کہ جنت جیسے اعلیٰ مقام میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس کا جوڑا حضرت حوا علیہ السلام بھی پیدا کیا تا کہ وہ ان سے انس حاصل کرے اور جنت کے زمانہ قیام میں بھی اسے تنہا نہ رکھا۔ (صفحہ 28) دین اسلام میں رہبانیت کی کوئی گنجائش نہیں لیکن ساتھ ہی اسلام نے چند حدود و قیود بھی رکھے ہیں تا کہ عورت کی نسوانیت باقی رہے۔ اسلام میں شادی کے بغیر عورت سے خاص تعلق کی ممانعت کی گئی ہے۔ اسلام نے زنا کو حرام قراد دیا ہے، ظاہری و مخفی فواحش سے منع کیا ہے اور ان فواحش کے تمام اسباب کو بھی ممنوع قرار دیا ہے تا کہ مرد اور خواتین کو جنسی فتنہ سے بچایا جائے۔ مصنف لکھتے ہیں "خواتین کی بابت اسلام نے جو احکام مشروع کیے ہیں اور جو رہنمائیاں پیش کی ہیں ان میں عورت کی اس فطرت، نیز مرد کے ساتھ اس کے تعلق کے مناسب طریقہ کا ہی خیال رکھا ہے۔ اسلام اس کی فطری نسوانیت کا لحاظ رکھتا ہے، اس کے تقاضوں کا خیال رکھتا ہے، ان تقاضوں کو نہ زبردستی دباتا ہے اور نہ ہی ان کو بھڑکاتا ہے بلکہ وہ خواتین کو ہر اس عمل سے روکتا ہے جو اس کو بے حیثیت کرے اور اس کی نسوانیت کی عظمت پر حرف لگائے۔ اسلام اسے ان انسانی درندوں سے محفوظ رکھتا ہے جو صنف نازک سے نہایت بے دردی کے ساتھ لطف اندوزی کرتے ہیں اور پھر اسے بے یارو مددگار و بے حیثیت چھوڑ دیتے ہیں" (صفحہ 30)؟آگے مصنف ان نکات کا ذکر کرتے ہیں جس سے عورت کی نسوانیت کی بابت اسلام کا موقف بتاتے ہیں مثلاً دین اسلام میں مردوں پر سونا پہننا اور ریشمی لباس لگانا حرام ہے، جبکہ خواتین کے لیے یہ جائز قرار دی گئی ہے۔ اسی طرح نسوانیت برقرار رکھنے کے لیے وہ اسے ہمیشہ کسی مرد کے زیر سایہ رکھتا ہے جو اس کے اخراجات اور اس کی ضروریات کی ذمہ داری لے لے۔ اسی طرح دین اسلام خواتین کے اخلاق اور حیا کی حفاظت کرتا ہے۔ دراصل دین اسلام عورت کو نیک نام اور باعزت دیکھنا چاہتا ہے اسی لیے اسلام میں نگاہیں نیچے رکھنے، پردہ، اپنی گفتگو اور چال میں وقار وغیرہ کی تلقین کی گئی ہے۔

اس باب میں مصنف نے اختلاط پر بحث کرتے ہوئے اس سخت گیر مشرقی روایات پر بھی تنقید کی ہے جس کی وجہ سے عورت کا دائرہ کار محدود ہوا حالاں کہ دور نبوی اور دور خلفائے راشدین میں عورت کی چلت پھرت تھی، وہ باقاعدہ مساجد جاتی تھی جنگوں میں حصہ لیتی تھی، بحث و مباحث تعلیم اور تعلم میں حصہ لیتی تھی۔ الغرض خواتین گھروں میں قید نہ تھیں۔ یہ سب بحث کرنے کے بعد مصنف لکھتے ہیں "حاصل کلام یہ کہ مردوں اور خواتین کے درمیان ملاقات فی نفسہ حرام نہیں ہے، بلکہ یہ جائز ہے اور اس وقت تو مطلوب ہے جب اس ملاقات سے مقصود کسی اچھے کام میں شرکت ہو۔ جیسے علم نافع عمل صالح کوئی خیر کا کام، لازمی جہاد، یا کوئی اور مفید کام جس میں دونوں صنفوں کی کاوشوں کی ضرورت ہو اور جس کی منصوبہ بندی اور عمل آوری میں دونوں کے تعاون کی ضرورت ہو" (صفحہ 44) یہاں مصنف حدود نا آشنا اختلاط کے حامیوں کے اعتراضات کا جواب بھی دیتے ہیں۔ ساتھ ہی وہ قاری کو ان نتائج سے دلائل کے ذریعہ آگاہ کراتے ہیں جو مغربی معاشروں میں آزادانہ اختلاط کے نتیجے کے طور پر ہوا جیسے اخلاقی زوال، غیر قانونی اولاد کی کثرت، غیر شادی شدہ لڑکوں اور لڑکیوں کی کثرت، خاندان کا بکھرنا اور مہلک امراض کا پھیلاو۔ مصنف نے ان سب پر جامع بحث کی ہے۔

کتاب کے تیسرے باب "خواتین بطور ماں" میں پہلے دین اسلام میں بطور ماں کی عظمت قرآن وسنت سے بیان کی ہے۔ مصنف نے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ پیش کیے ہیں جس سے قاری کو ماں کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ وہیں مصنف کا ماننا ہے کہ جس ماں کو دین اسلام نے اس قدر اہمیت دی ہے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرے۔ ان میں اچھائیوں سے محبت اور برائیوں سے نفرت پیدا کرے ساتھ ہی ماں کو چاہیے بچے میں اطاعت کی عادت پیدا ہو اور خدمت دین کا شوق ہو اور ماں کی ممتا کے زیر اثر ان کو جہاد سے نہ روکے بلکہ حق کی آواز پر غالب کرے۔ پھر انھوں نے اسلامی تاریخ کی چند ماوں جیسے حضرت خنسا، حضرت مریم، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نمونہ پیش کیا ہے۔

کتاب کے چوتھے باب "خواتین بطور بیٹی" میں مصنف نے عورت کی عظمت بحیثیت بیٹی بیان کی ہے۔ عام طور پر معاشرہ میں یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ عورتوں سے خاندان کو زیادہ فائدہ نہیں ملتا لہذا بہت سے معاشروں میں خواتین کو عار سمجھا جاتا ہے، مصنف نے اس سلسلے میں ان احادیث کو بیان کیا ہے جن کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ دین اسلام میں بیٹی کو پرورش کی کس قدر اہمیت ہے۔ مصنف نے یہ بھی بتایا ہے کہ دین اسلام میں شادی کے موقع پر بیٹی کی مرضی پوچھنے کی اہمیت بیان کی ہے اس سلسلے میں مختلف فقہی آرا بیان کی ہے، بحیثیت بیٹی دین اسلام میں خاتون کو عظمت دینا اسلام کا خاصا ہے۔

دین اسلام رہبانیت کے خلاف ہے یہاں شادی کو عبادت کہا گیا ہے۔ کچھ ادیان میں خواتین کو شیطانی مخلوق کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگ عورت کو فتنہ کی جڑ کہتے ہیں۔ اس کے برعکس دین اسلام بیوی کو اللہ کی نشانی قراد دیتا ہے (سورہ روم آیت 201) مصنف کہتے ہیں کہ دین اسلام میں نیک بیوی کو ایمان اور تقوی کے بعد قیمتی اثاثہ کہا گیا ہے۔ صالح بیوی کو خوش بختی کہا گیا ہے۔ اس باب میں مصنف نے بیوی کے حقوق بھی بیان کیے ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ دوسروں کے بجائے اسلام میں بیوی کی مستقل حیثیت ہے لکھتے ہیں "اسلام خواتین کی شخصیت کو مستقل حیثیت دیتا ہے، اسی لیے ہم رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کو ان کے اپنے ناموں اور انساب سے جانتے ہیں، جیسے خدیجہ بنت خویلد عائشہ بنت ابی بکر، حفصہ بنت عمر، میمونہ بنت حارث، صفیہ بنت حیی، موخر الذکر کے والد تو ایک یہودی اور رسول اکرم کے سخت مخالفین میں سے تھے۔

اسلام کی نگاہ میں شادی سے خواتین کی تمدنی شخصیت پر بھی فرق نہیں پڑتا ہے، وہ عقود معاملات اور تمام تصرفات کی اہل رہتی ہے، خرید وفروخت کرسکتی ہے، اپنی املاک کو کرایہ پر دے سکتی ہے، اسی طرح دیگر املاک کرایہ پر لے بھی سکتی ہے، اپنے مال کو ہدیہ یا صدقہ کرسکتی ہے، وکیل بنا سکتی ہے، خود مقدمہ لڑ سکتی ہے۔" (صفحہ 74) علامہ یوسف القرضاوی مرحوم نے خواتین بحیثیت بیوی پر کتاب کے پانچویں باب میں بہت عمدہ بحث کی ہے۔

جو اسلام عورت کو بحیثیت انسان، بحیثیت ماں، بحیثیت بیٹی، بحیثیت بیوی الگ الگ حیثیت دیتا ہے اس اسلام پر خواتین کے حوالے اعتراض بے معنی لگتے ہیں۔ یہ اسلام ہی ہے جو عورت کے مختلف مراحل میں اس کو الگ الگ حیثیت دیتا ہے۔

دور حاضر میں اسلام کے جن احکام پر سب سے زیادہ اعتراض کیا جاتا ہے ان میں سرفہرست اسلام کا قانون طلاق اور تعدد ازدواج ہے۔ مصنف نے کتاب کے چھٹے اور ساتویں باب میں طلاق اور تعدد ازدواج پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ طلاق کے بارے میں مصنف لکھتے ہیں "اسلام کی مشروع کردہ طلاق تکلیف دہ آپریشن کی طرح ہے، آپریشن میں انسان اس کے زخم کی تکلیفات برداشت کرتا ہے بلکہ بسا اوقات تو جسم کے دیگر حصوں کی حفاظت کے لیے اور بڑے ضرر سے بچنے کے لیے جسم کے کسی عضو کو کاٹ دیا جانا بھی انسان گوارا کرتا ہے۔ اگر دونوں میاں بیوی کے درمیان دوری بڑھ گئی ہو اور ان کے درمیان ہم آہنگی قائم کرنے کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہو رہی ہوں تو ایسی صورت میں طلاق جیسی کڑوی دوا بھی ہے جس کے علاوہ اگر کوئی اور دوا موجود نہ ہو۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اگر ہم آہنگی نہ ہو تو علیحدگی ہی بہتر ہے، قرآن کہتا ہے: اگر میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے نیاز کر دے گا (سورہ نسا آیت 130)" (صفحہ 76) اسلام طلاق کا وہ طریقہ بیان کرتا ہے جو عقل ومصلحت کا تقاضا ہے۔ اس باب میں مصنف نے طلاق کے امکانات کی تجدید کے تحت گیارہ اصول بیان کیے ہیں جن پر اگر عمل کیا جائے تو طلاق کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ طلاق کے بعد پر بھی مصنف نے اچھی بحث کی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر طلاق کا حق مرد ہی کو کیوں ہے؟ پر بھی مصنف نے مختصر مگر جامع روشنی ڈالی ہے۔ یہ بھی سوال کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی خاتون علیحدگی کی خواہشمند ہو تو پھر وہ کیسے شوہر سے نجات حاصل کرسکتی ہے۔ اس سلسلے میں مصنف نے طلاق تفویض اور خلع پر روشنی ڈالی ہے۔ البتہ ان علاقوں میں جہاں اسلام کا قانون نافذ نہیں ہے وہاں طلاق کا قانون تو فقہا نافذ کرتے ہیں لیکن خلع پر عمل نہیں کرتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پر بھی کوئی صاحب لکھیں۔ اسی طرح مصنف نے غصہ کی حالت اور ایک ساتھ تین طلاق پر بھی بحث کی ہے۔ لیکن یہاں بھی قاری کو بہت سے سوالات کے جواب نہیں ملتے اور تشنگی باقی رہتی ہے۔

کتاب کے ساتویں باب میں مصنف تعدد ازواج کے بارے میں لکھتے ہیں عیسائی مشنریز اور مستشرقین تعدد ازدواج کے موضوع پر اس طرح گفتگو کرتے ہیں جیسے وہ اسلام کا شعار ہو اور شریعت اسلامی میں اسے واجب یا کم از کم مستحب تو قرار دیا ہی گیا ہو۔ اسلام کی بابت یہ کہنا یا تو غلط نہیں ہے یا پھر دیدہ ودانستہ غلط فہمی پیدا کرنے کی ایک کوشش۔ مسلمان کے لیے شادی کا اصل اصول یہ ہے کہ وہ صرف ایک ہی خاتون سے شادی کرے جو کہ اس کے لیے راحت جاں، سکون دل، شوہر کے گھر کی مالکن اور اس کی رازداں ہو۔ اس طرح ان دونوں میں وہ انس ومحبت موجود رہے جو قرآن مجید کی نظر میں ازدواجی زندگی کا اہم ترین ستون ہے۔ اسی لیے علماء کہتے ہیں کہ جس شخص کی ایک بیوی ہو جو اس کی جنسی ضروریات کی تکمیل کر کے اسے پاک دامن رکھے اور اس کی دیگر ضرورتوں کے لیے بھی کافی ہو تو ایسے شخص کے لیے دوسری شادی کرنا مکروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور تم باوجود خواہش کے بھی متعدد بیویوں کے درمیان انصاف کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، لہذا کسی ایک کی جانب مکمل طریقہ پر میلان نہ رکھو" (صفحہ 89) اس باب میں مصنف تعدد ازواج کے جواز کی حکمت بھی بیان کرتے ہیں نیز مغربی طرز عمل پر علمی تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں "مغربی اقوام کے یہاں پایا جانے والا یہ تعدد غیر قانونی ہے لیکن قانون کے زیر سایہ انجام پا رہا ہے۔ یہ تعدد بیویوں کے نام سے نہیں ہے بلکہ یہ گرل فرینڈس کے نام سے پایا جاتا ہے، اس میں صرف چار کی تعداد کی حد نہیں ہے بلکہ یہ لا تعداد ہے" (صفحہ 95) اس غیر فطری تعلق کے مضرات پر بھی مصنف روشنی ڈالتے ہیں۔ اس سلسلے میں تعدد ازواج کے حوالے سے جو عملی رویہ کچھ مسلمان اپنائے ہوئے ہیں پر بھی مصنف تنقید کرتے ہیں۔

کتاب کے آخری باب "خواتین بطور رکن معاشرہ" میں مصنف نے اس پروپیگنڈے کا جائزہ لیا ہے جس کے مطابق اسلام نے خواتین کو گھر کے اندر کا اس طرح قیدی بنایا ہے کہ وہ وہاں سے نکل کر صرف قبر میں ہی جا سکتی ہے۔ اس باب میں مصنف نے اعتدال کا راستہ بتلایا ہے اگر ان باتوں پر عمل کیا جاتا تو معاشرہ پاکیزہ اور پرسکون ہوگا اس باب کا اختتام مصنف اس طرح کرتے ہیں "مسلم معاشرہ سے مطلوب یہ ہے کہ وہ صحیح ترتیب قائم کرے اور ایسے اسباب مہیا کرے کہ جب اس کی ذاتی مصلحت یا اس کے خاندان یا معاشرہ کی مصلحت تقاضا کرے تو خواتین معاشی سرگرمیاں انجام دے سکیں، اس سے اس کی حیا پر آنچ نہ آئے۔ دینی، ذاتی اور گھریلو ذمہ داریوں پر حرف نہ آئے اور ذمہ داریوں کی ادائیگی نیز حقوق کے حصول کے سلسلہ میں اسلامی معاشرے میں خواتین کا مقام اور متوقع کردار اس کے لیے نظام یوں بھی بنایا جاسکتا ہے کہ وہ آدھا کام کرے اور آدھی اجرت پائے (مثلاً ہفتہ میں تین دن) اسی طرح اسے ازدواجی زندگی کی ابتدا میں خوب چھٹیاں ملنی چاہئیں اور ولادت ورضاعت کے سلسلہ کی بھی اس کے لیے چھٹیاں ہونی چاہئیں۔ اس سلسلے میں خواتین کے لیے خاص اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے جن میں وہ اپنی لیے مناسب ورزشیں کرسکیں، کھیل کھیل سکیں اور انہیں مختلف قسم کی سرگرمیاں انجام دینے کی آزادی حاصل ہو۔ معاشی سرگرمیاں اختیار کرنے والی خواتین کے لیے وزارتوں، اداروں اور بینکوں میں مخصوص یونٹس بنائے جائیں جن میں خلوت اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ اور بھی متعدد بے شمار طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں۔" (صفحہ 119)

مولانا الیاس نعمانی کو رب العزت جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے اس قدر اہم کتاب کا سلیس ترجمہ کیا۔ مولانا الیاس نعمانی نے ترجمہ اس خوبصورتی سے کیا ھے کہ قاری کھیں بھی بوجھل پن محسوس نھیں کرتا۔ کتاب معروف ناشر ھدایت پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرس نے شائع کی ھے۔ کتاب کی قیمت 150 روپے ھے جو 51676-910-098 وھاٹس ایپ پر مسیج کرکے حاصل کی جا سکتی ھے۔

وطن سرینگر

اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں بیوہ کے حقوق محفوظ نہیں

اسلام سے پہلے بیوہ عورت سماج میں محرومی کا شکار تھی۔ اسے کوئی عزت ووقعت حاصل نہ تھی۔ وہ اپنے شوہر کی وفات کے بعد بقیہ زندگی نہایت تکلیف ومصیبت میں بسر کرتی۔ یہودیوں کے یہاں بیوہ عورت اپنے شوہر کے بھائی کی ملکیت ہوجاتی تھی، وہ جس طرح چاہتا اسے رکھتا اور جو چاہتا اس کے ساتھ سلوک کرتا۔ کوئی اس کی دادرسی نہیں کرسکتا تھا۔ عیسائی مذہب نے بھی بیوہ عورت کے لیے کوئی مثبت ہدایت نہیں دیں۔ ہندوسماج میں تو شوہر کی وفات کے بعد بیوہ کو جینے کا حق ہی نہیں تھا اور وہ شوہر کی چتا میں زندہ جل کرستی کی رسم پورا کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتی تھی۔ وہ اگر زندہ بھی رہتی تو پوری زندگی اپنے شوہر کے سوگ میں گزارتی۔ اسے زیب وزینت یادنیا کی لذتوں سے لطف اندوز ہونے کا کوئی حق نہ تھا۔ عربوں میں بھی بیوہ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جاتا تھا۔ شوہر کی وفات کے بعد بیوہ شوہر کے وارثوں کی ملکیت میں آجاتی اور وہ جیسا سلوک چاہتے اس کے ساتھ کرتے۔ اس سے مہر معاف کراتے۔ طرح طرح اسے ستاتے۔ اسے اپنی مرضی سے دوسری شادی نہیں کرنے دیتے۔

حضرت محمد ﷺ مبعوث ہوئے تو بیوہ کے برے دن اچھے دنوں میں بدل گئے۔ آپ ﷺ نے نہ صرف بیوہ عورت کو سماج میں باعزت مقام دلایا۔ اس کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی بلکہ اپنے عمل سے بیوہ کو وہ شان وعظمت عطا کی جس کا تصور بھی عربوں میں نہیں کیا جاسکتا تھا۔ آپ ﷺ نے پچیس سال کی عمر میں جبکہ آپ کے دلولے جوان تھے۔ خوبصورت سے خوبصورت عورت آپ ﷺ کے پیغام کو قبول کرسکتی تھی۔ آپ ﷺ نے چالیس سالہ ادھیڑ عمر کی بیوہ سے شادی کرکے جاہلانہ رسموں کے خلاف عملی قدم اٹھایا حالانکہ اس عمر میں ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ کم سن عورت سے شادی کرے۔ آپ ﷺ کی دوسری ازواجِ مطہرات میں بھی بڑی تعداد بیواؤں کی ہے۔

کسی عورت کے لیے اس سے زیادہ آزمائش اور مصیبت کوئی نہیں ہوسکتی کہ اس کا شوہر اس سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوجائے۔ شوہر کی وفات سے بیوی کو صرف جذباتی صدمہ ہی نہیں پہنچتا بلکہ اس کے سامنے مسائل کا ایک ہجوم منڈلانے لگتا ہے۔ کل تک جو شخص اس کی اور اس کے بچوں کی تمام ضروریات پوری کرتا تھا، اس کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا، ہر آڑے وقت میں اس کا سہارا بنتا تھا، اس کی عزت وعفت کی حفاظت کرتا تھا، جس کے دیکھتے ہی اس کا دل خوشیوں سے بھر جاتا تھا، جو گھر کی رونق تھا، جو تمام اخراجات اور حادثات کے وقت اس کا تنہا سہارا تھا، اس کے انتقال سے عورت پر جو گزرتی ہے اس کا اندازہ صرف بیوہ ہی لگاسکتی ہے۔

اس مظلوم اور مصیبت زدہ عورت کے ساتھ ہمیشہ حسنِ سلوک کیجئے۔ ایک یتیم بچہ جس طرح اپنے باپ کی وفات سے بے سہارا ہوجاتا ہے، اسی طرح بیوہ اپنے شوہر کی وفات سے بے سہارا ہوجاتی ہے۔ دونوں کی مصیبتوں اور پریشانیوں میں یکسانیت ہے۔ چنانچہ اسلام نے یتیم کی کفالت کرنے پر جس طرح جنت کی خوشخبری سنائی اور آنحضور ﷺ نے یتیم کی کفالت کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ میں اور وہ ان دونوں انگلیوں کی طرح جنت میں ہوں گے۔ اسی طرح بیوہ عورت کے مسائل حل کرنے والے کے سلسلے میں بھی ارشاد فرمایا کہ وہ اور میں جنت میں دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے۔

سپری رپورٹ:

عمر فاروق
دفاعی تجزیہ کار

حکومت پاکستان نے سنہ 2016 سے 2020 کے دوران پانچ مختلف ممالک سے آٹھ کے قریب اسلحہ یا ہتھیاروں کے بڑے نظام کی درآمد کی ہے تاکہ ملک کی بحریہ اور فضائیہ کی صلاحیت کو بہتر اور زیادہ طاقتور بنایا جائے۔ یہ بات سویڈن میں قائم تھنک ٹینک 'سپری' (ایس آئی پی آر آئی SIPRI-) نے بتائی ہے اور یہ تمام دفاعی نظام خریدنے کے بعد پاکستان کا نام ایشیا پیسیفک خطے میں عالمی منڈی سے ہتھیار درآمد کرنے والے ممالک میں سرفہرست آ گیا ہے۔ اسلحے کے حصول کے لیے پاکستان نے سب سے زیادہ انحصار اپنے قریبی دوست چین پر کیا ہے، جس نے اسلام آباد کو جے ایف 17 کے دو مختلف اقسام کے لڑاکا طیارے دیے ہیں جبکہ جے ایف 17 تھنڈر/ ایف سی۔1 قسم کے 50 لڑاکا طیارے پاکستان نے چین کے لائسنس کے تحت مقامی طور پر تیار کیے ہیں۔

پاکستان نے چین کی جنگی صنعت سے ٹائپ 041 / یوآن آبدوزیں اور ٹائپ 054-اے جنگی بحری جہاز (فریگیٹس) حاصل کی ہیں اور یہ دونوں جنگی نظام مقامی طور پر تیار کیے جارہے ہیں۔ تاہم اس جنگی سازوسامان کے لیے ضروری فاضل پرزے اور ڈھانچے چین سے ہی درآمد کیے جارہے ہیں۔ چین کے علاوہ پاکستان نے ترکی سے 'ملجم' (MilGem) بحری جنگی جہاز بھی درآمد کیے ہیں اور یہ بھی پاکستان کی دفاعی صنعت مقامی طور پر تیار کررہی ہے۔

خیال رہے کہ گزرے برسوں کے دوران پاکستانی ملٹری صنعتی کمپلیکس نے کراچی ڈاک یارڈ اور ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ میں مقامی سطح پر بحری جنگی جہاز، آبدوزیں، لڑاکا طیارے اور ہیلی کاپٹر تیار کرنے کی صلاحیت حاصل کرلی ہے۔ پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کے نام سے پاکستان کی ایک اور صنعت کے پاس یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ چھوٹے ہتھیار اور بم بارود بناسکتی ہے۔ 'سپری' کی دستاویز کے مطابق پاکستان نے لڑاکا طیارے، جنگی ہیلی کاپٹر، آبدوزیں اور جنگی بحری جہاز بیرون ممالک سے منگوائے ہیں لیکن پھر انھیں مقامی طور پر تیار کیا ہے۔ بالالفاظ دیگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ تیاری میں زیادہ تر استعمال ہونے والے حصے باہر سے منگوائے گئے ہیں لیکن اسلحہ کا حتمی نظام مقامی طور پر ہی بنایا گیا ہے۔

پاکستان اسلحہ

پاکستان نے بڑی دلچسپی کے ساتھ مصر سے استعمال شدہ مراج (5-Mirage) طیارے اس حقیقت کے باوجود بھی درآمد کئے ہیں کہ پاکستان کی فضائیہ پہلے ہی فرانس کے طیارے استعمال کررہی ہے۔ پاکستان کی حکومت نے بری فوج کے لئے اٹلی سے 'اے۔ ڈبلیو 139' اور روس سے 'ایم۔ آئی 35 ایم' ہیلی کاپٹرز درآمد کیے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ روس سے ایک ٹرانسپورٹ طیارہ بھی درآمد کیا جارہا ہے۔ 'سپری' کی معلومات کے مطابق پاکستان نے چین سے بحری جہاز تباہ کرنے والے تین مختلف قسم کے زمین سے فضا میں مار کرنے والے اور ٹینک شکن میزائل بھی درآمد کیے ہیں۔ سنہ 2018 میں پاکستان نے ترکی سے 1.5 ارب ڈالر مالیت کے 30 'ٹی۔129' لڑاکا ہیلی کاپٹر منگوانے کا آرڈر دیا تھا تاہم ترکی کی اسلحہ سازصنعت پر پاکستان کو ہتھیار فروخت کرنے پر امریکی پابندیوں کے نفاذ کی وجہ سے یہ ڈیل منسوخ ہوگئی۔

'سپری' کے ڈیٹا بیس میں دی گئی فہرست کے مطابق اس عرصے کے دوران پاکستان نے بڑی مقدار میں چھوٹے ہتھیار درآمد کیے ہیں جن میں نیول گنز، بم، بارود، ٹینک اور بحری جہاز شکن اور زمین سے فضاء میں مارکرنے والے میزائل شامل ہیں۔

اسلحہ درآمد کرنے والوں کی فہرست میں پاکستان کا نام کیسے شامل ہوا؟

سٹاک ہوم میں قائم عالمی امن کے تحقیقی مرکز (سپری) کی شائع کردہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2016 سے 2020 کے دوران پاکستان سب سے زیادہ اسلحہ خریدنے والے ایشیا اور اوشیبا کے ممالک میں شامل ہے جبکہ 2.7 فیصد کے ساتھ بڑے اسلحہ درآمد کرنے والوں کی عالمی درجہ بندی میں اس کا دسواں نمبر ہے۔

اس مدت کے دوران بنیادی طور پر چین پاکستان کو اسلحہ فراہم کرتا رہا ہے جو ملکی درآمد کا 74 فیصد بنتا ہے، اس کے بعد بالترتیب روس (6.6 فیصد) اور اٹلی (5.9 فیصد) کا نمبر آتا ہے۔ ماضی سے موازنہ کریں تو پاکستان کی اسلحہ کی درآمد میں 23 فیصد کمی آئی ہے۔ موازنہ کرنے سے یہ امر بھی سامنے آتا ہے کہ اسی مدت کے دوران بھارت کو بنیادی طور پر اسلحہ روس نے (49 فیصد) فراہم کیا جبکہ فرانس (18 فیصد) اور اسرائیل (13 فیصد) کے ساتھ اس فہرست میں دوسرے اور تیسرے نمبر پر آتا ہے۔ 2016 سے 2020 کے دوران ہمسایہ ممالک کے اسلحہ کی درآمد میں بھی رواں دہائی کے اولین پانچ سال کی نسبت 33 فیصد کمی دیکھی گئی ہے۔ امریکہ سے انڈیا کی اسلحہ کی درآمد میں ایک اور قابل ذکر تبدیلی بھی دیکھی گئی ہے۔ رواں دہائی کے اولین پانچ سال میں امریکہ انڈیا کو اسلحہ فراہم کرنے والا دوسرا سب سے بڑا ملک تھا لیکن اس کی برآمدات میں 46 فیصد کمی کے بعد اس کا نمبر نیچے گر کر چوتھا ہوگیا ہے۔ اسی مدت کے دوران فرانس سے انڈیا کی اسلحہ کی درآمد میں 709 فیصد اضافہ ہوا جبکہ اسرائیل سے اسلحہ کی درآمد 82 فیصد بڑھی۔

'سپری' کی رپورٹ کے مطابق اسی اثنا پاکستان کے متعدد اسلحہ کے زیرالتوا بڑے آرڈرز کی 2028 تک تکمیل ہونا ہے جن میں چین سے 50 لڑاکا طیارے، 8 آبدوزیں اور 4 جنگی بحری جہاز (فریگیٹس) جبکہ ترکی سے 4 جنگی بحری جہازوں کا حصول شامل ہے۔ 'سپری' کے سینئر تحقیق کار سائمن ویزمین نے بتایا کہ بڑے اسلحہ کے سودوں اور ان کی فراہمی کے لحاظ سے پاکستان کی دسویں بڑے اسلحہ کی درآمد کرنے والے ملک کے طور پر نشاندہی کی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'سپری کی طرف سے آج شائع ہونے والی معلومات اور بڑے اسلحہ کے دسویں درآمدی ملک کے طور پر پاکستان کی پوزیشن 2016 سے 2020 کے پانچ سال کے دوران بڑے اسلحہ کی حقیقی فراہمی کی بنیاد پر ہے، یہ دستخط شدہ معاہدوں پر مبنی نہیں۔ اگرچہ پاکستان نے 2016 سے 2020 کے دوران بڑے معاہدوں پر دستخط بھی کئے ہیں جس کے نتیجے میں 2016 سے 2020 میں اسے اسلحہ کی فراہمی بھی ہوئی ہے۔' ان کا کہنا تھا 'مثال کے طور پر 38 جے ایف 17 لڑاکا طیاروں کے دو معاہدے پر 2017 اور 2018 میں دستخط ہوئے تھے اور یہ سب 2020 کے آخر تک فراہم کئے گئے۔ ان میں سے زیادہ تر 'ڈیلیوریز' (فراہمی) 2016 سے پہلے دستخط شدہ معاہدوں کے تحت ہوئیں، مثال کے طور پر 34 مزید جے ایف 17 طیاروں کی فراہمی 2012 میں ہونے والے معاہدے کے تحت ہوئی تھی۔ جبکہ بہت ساری 'ڈیلیوریز' چھوٹی متعدد مقدار میں معمول کے ان معاہدات کے تحت ہوئیں جن پر 2016 یا اس کے بھی بعد دستخط ہوئے تھے۔'

پاکستانی حکام اور ماہرین 'سپری' کی رپورٹ کو کیسے دیکھتے ہیں؟

طاقت کے ایوانوں سے 'سپری' کی رپورٹ پر کوئی باضابطہ ردعمل تو ابھی تک سامنے نہیں آیا تاہم پاکستان کی ابتر معاشی واقتصادی صورتحال کے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستانی فوج کے حکام اور ماہرین اس رپورٹ اور پاکستان نے جو اسلحہ خریدا ہے، اس کی تفصیل منکشف کرنے پر خوش نہیں۔ سابق ایئر وائس مارشل شہزاد چوہدری نے 'سپری' کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: 'یہ جعلی (بوگس) رپورٹ ہے۔ امریکیوں نے 'ٹی۔129' لڑاکا ہیلی کاپٹروں کی ڈیل منسوخ کر دی تھی جو فہرست میں ایک بڑی اہم چیز کے طور پر موجود تھی۔ باقی بم، میزائل اور بارود تھا جس کی لاگت زیادہ نہیں۔' حکومت اس رپورٹ سے متعلق کسی سوال کا جواب دینے پر آمادہ نہیں۔ اگر حاصل شدہ اسلحہ کے بارے میں کوئی خبر شائع ہوئی بھی تو اس کی لاگت پاکستانی میڈیا میں کبھی کبھار ہی شائع ہوتی ہے۔ پاکستانی دفاعی اسٹیبلشمنٹ کا یہ وطیرہ محض ملک کے اندر تک محدود نہیں۔ 'سپری' کے اسلحہ اور فوجی اخراجات کے پروگرام سے متعلق سینئر محقق سائمن ویزمین نے اس نمائندے کو بتایا کہ اسلحہ کے سودوں کے مالی معاملات کے بارے میں پاکستانی کبھی نہیں بتاتے۔ سائمن ویزمین نے بتایا 'پاکستان سمیت درآمد کنندگان شاذونادر ہی اپنی درآمدات کی مالیت کے بارے میں کوئی معلومات شائع کرتے ہیں۔' انھوں نے کہا کہ 'سپری' کی رپورٹ میں شامل ڈیٹا گذشتہ پیر کو شائع ہوا تھا جس میں بڑے اسلحہ کے سودوں یا ترسیل شدہ سامان کی مقدار کا جائزہ پیش کیا گیا تھا۔ ساز وسامان کی مقدار کا مالیت کے لحاظ سے تعین نہیں کیا گیا تھا لیکن فوجی ساز وسان کی خام صلاحیت کی مناسبت سے اسے دیکھا اور جانچا گیا ہے۔ طاقت کے ایوانوں سے 'سپری' کی رپورٹ پر کوئی باضابطہ ردعمل تو ابھی تک سامنے نہیں آیا تاہم پاکستان کی ابتر معاشی واقتصادی صورتحال کے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستانی فوج کے حکام اور ماہرین اس رپورٹ اور پاکستان نے جو اسلحہ خریدا ہے، اس کی تفصیل منکشف کرنے پر خوش نہیں۔ سابق ایئر وائس مارشل شہزاد چوہدری نے 'سپری' کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: 'یہ جعلی (بوگس) رپورٹ ہے۔ امریکیوں نے 'ٹی۔129' لڑاکا ہیلی کاپٹروں کی ڈیل منسوخ کردی تھی جو فہرست میں ایک بڑی اہم چیز کے طور پر موجود تھی۔ باقی بم، میزائل اور بارود تھا جس کی لاگت زیادہ نہیں۔' حکومت اس رپورٹ سے متعلق کسی سوال کا جواب دینے پر آمادہ نہیں۔ اگر حاصل شدہ اسلحہ کے بارے میں کوئی خبر شائع ہوئی بھی تو اس کی لاگت پاکستانی میڈیا میں کبھی کبھار ہی شائع ہوتی ہے۔ پاکستانی دفاعی اسٹیبلشمنٹ کا یہ وطیرہ محض ملک کے اندر تک محدود نہیں۔ 'سپری' کے اسلحہ اور فوجی اخراجات کے پروگرام سے متعلق سینئر محقق سائمن ویزمین نے اس نمائندے کو بتایا کہ اسلحہ کے سودوں کے مالی معاملات کے بارے میں پاکستانی کبھی نہیں بتاتے۔ سائمن ویزمین نے بتایا 'پاکستان سمیت درآمد کنندگان شاذونادر ہی اپنی درآمدات کی مالیت کے بارے میں کوئی معلومات شائع کرتے ہیں۔' انھوں نے کہا کہ 'سپری' کی رپورٹ میں شامل ڈیٹا گذشتہ پیر کو شائع ہوا تھا جس میں بڑے اسلحہ کے سودوں یا ترسیل شدہ سامان کی مقدار کا جائزہ پیش کیا گیا تھا۔ ساز وسامان کی مقدار کا مالیت کے لحاظ سے تعین نہیں کیا گیا تھا لیکن فوجی ساز وسان کی خام صلاحیت کی مناسبت سے اسے دیکھا اور جانچا گیا ہے۔ طاقت کے ایوانوں سے 'سپری' کی رپورٹ پر کوئی باضابطہ ردعمل تو ابھی تک سامنے نہیں آیا تاہم پاکستان کی ابتر معاشی واقتصادی صورتحال کے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستانی فوج کے حکام اور ماہرین اس رپورٹ اور پاکستان نے جو اسلحہ خریدا ہے، اس کی تفصیل منکشف کرنے پر خوش نہیں۔ سابق ایئر وائس مارشل شہزاد چوہدری نے 'سپری' کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا: 'یہ جعلی (بوگس) رپورٹ ہے۔ امریکیوں نے 'ٹی۔129' لڑاکا ہیلی کاپٹروں کی ڈیل منسوخ کر دی تھی جو فہرست میں ایک بڑی اہم چیز کے طور پر موجود تھی۔ باقی بم، میزائل اور بارود تھا جس کی لاگت زیادہ نہیں۔' حکومت اس رپورٹ سے متعلق کسی سوال کا جواب دینے پر آمادہ نہیں۔ اگر حاصل شدہ اسلحہ کے بارے میں کوئی خبر شائع ہوئی بھی تو اس کی لاگت پاکستانی میڈیا میں کبھی کبھار ہی شائع ہوتی ہے۔ پاکستانی دفاعی اسٹیبلشمنٹ کا یہ وطیرہ محض ملک کے اندر تک محدود نہیں۔ 'سپری' کے اسلحہ اور فوجی اخراجات کے پروگرام سے متعلق سینئر محقق سائمن ویزمین نے اس نمائندے کو بتایا کہ اسلحہ کے سودوں کے مالی معاملات کے بارے میں پاکستانی کبھی نہیں بتاتے۔ سائمن ویزمین نے بتایا 'پاکستان سمیت درآمد کنندگان شاذونادر ہی اپنی درآمدات کی مالیت کے بارے میں کوئی معلومات شائع کرتے ہیں۔' انھوں نے کہا کہ 'سپری' کی رپورٹ میں شامل ڈیٹا گذشتہ پیر کو شائع ہوا تھا جس میں بڑے اسلحہ کے سودوں یا ترسیل شدہ سامان کی مقدار کا جائزہ پیش کیا گیا تھا۔ ساز وسامان کی مقدار کا مالیت کے لحاظ سے تعین نہیں کیا گیا تھا لیکن فوجی ساز وسان کی خام صلاحیت کی مناسبت سے اسے دیکھا اور جانچا گیا ہے۔

بہت سارے ماہرین (پانچ بڑے برآمد کنندگان میں سے تمام نہیں، البتہ چین کچھ بھی شائع نہیں کرتا) نے آج اپنے اسلحہ کی برآمد کے مالی پہلو کا کچھ سالانہ جائزہ شائع کیا ہے۔ تاہم اکثر کے نزدیک مالی پہلو کا جائزہ لینے کا اندازہ مختلف ہے۔ کچھ ایکسپورٹ لائسنسز کو اہمیت دیتے ہیں جس کے نتیجے میں شاید درحقیقت اسلحہ کی منتقلی شامل ہو یا نہ ہو۔ فہرست میں شامل اسلحہ کی درجہ بندی میں اکثر فرق ہوتا ہے اور کچھ میں تمام 'ٹرانسفرز' شامل نہیں ہوتیں۔ کچھ مجموعی مقدار کا بیان کرتے ہیں جس میں وصول کنندہ کی جزئیات شامل نہیں ہوتیں۔ اس کے نتیجے میں اکثر شائع شدہ معلومات سے ریاستوں کے مابین موازنہ نہیں ہوپاتا کیونکہ ان کا ڈیٹا مختلف ہوسکتا ہے جبکہ اکثر اوقات ہر ملک کا دستیاب ڈیٹا بھی مختلف ہوسکتا ہے۔

ائیر وائس مارشل (ر) شہزاد چوہدری نے بتایا کہ پاکستان کا خطرے کا اندازہ لگانے کا گزشتہ 70 برس سے ایک ہی انداز ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ فروری 2019 میں بھارت کی طرف سے فضائی حملے نے دفاعی اسٹیبلشمنٹ میں خطرے کے تصور میں اضافہ نہیں کیا۔ انھوں نے کہا کہ 'ہماری انڈیا سے چار جنگیں ہوئی ہیں۔ ہمارا خطرے کے بارے میں تصور وہی ہے جو 70 سال سے ہے۔ فضائی حملوں کے بعد اس میں تبدیلی نہیں آئی۔' ایک سینئر ریٹائرڈ فوجی اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ روایتی طرز کے ہتھیاروں کے حصول سے بھی نشاندہی ہوتی ہے کہ پاکستان کے لئے خطرے کا ذریعہ بیرونی ہے اور داخلی سطح پر عسکری جنگجو گروہوں سے خطرات پر تھوڑی ہی توجہ ہوتی ہے۔

پاکستانی فوج کے سابق ڈی جی آئی ایس آئی لیفٹیننٹ جنرل اسد درانی کے مطابق ہتھیار اہم ممالک کے ساتھ سیاسی تعلقات استوار کرنے کے لئے خریدے جاتے ہیں۔ پاکستان کی دفاعی اسٹیبلشمنٹ اور نمائندہ ادارے خطرے کی نوعیت اور خطرے کی سطح کے مطابق اس سے نمٹنے یا درکار ہتھیاروں کے نظام کے حصول کے بارے میں فوجی حکام یا منتخب حکومتوں کے تصور کے بارے میں بات نہیں کرتے۔ ہتھیاروں کے نظام اور ان کا حصول ایک ایسا ممنوعہ موضوع ہے جس پر پاکستانی پارلیمان میں بات نہیں ہوتی۔ سابق ڈی جی آئی ایس آئی لیفٹیننٹ جنرل (ر) اسد درانی کے مطابق ہماری طرح کے ممالک میں قدامت پسند اصطلاحات میں خطرے کا اندازہ یا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'وہ کسی بھی چیز کو زیرغور لانے یا اس پر سوچ بچار کرنے سے نہیں چھوڑتے۔۔۔ وہ ہر ممکنہ منظرنامے پر سوچتے ہیں لہٰذا حصول کی فہرست بڑی سے بڑی ہوتی چلی جاتی ہے۔' ان کا کہنا تھا کہ 'بیورکریٹک مفادات بھی حصول کے اس عمل میں شامل ہوتے ہیں۔۔۔ ہتھیار اہم ممالک کے ساتھ سیاسی تعلقات استوار کرنے کے لئے خریدے جاتے ہیں۔۔۔ اور بعض اوقات ہتھیاروں کی خریداری سے حقیقی سلامتی مفادات حاصل (Serve) ہوتے ہیں۔' پاکستانی فوج کے سابق ڈی جی آئی ایس آئی لیفٹیننٹ جنرل اسد درانی کے مطابق ہتھیار اہم ممالک کے ساتھ سیاسی تعلقات استوار کرنے کے لئے خریدے جاتے ہیں۔ پاکستان کی دفاعی اسٹیبلشمنٹ اور نمائندہ ادارے خطرے کی نوعیت اور خطرے کی سطح کے مطابق اس سے نمٹنے یا درکار ہتھیاروں کے نظام کے حصول کے بارے میں فوجی حکام یا منتخب حکومتوں کے تصور کے بارے میں بات نہیں کرتے۔ ہتھیاروں کے نظام اور ان کا حصول ایک ایسا ممنوعہ موضوع ہے جس پر پاکستانی پارلیمان میں بات نہیں ہوتی۔ سابق ڈی جی آئی ایس آئی لیفٹیننٹ جنرل (ر) اسد درانی کے مطابق ہماری طرح کے ممالک میں قدامت پسند اصطلاحات میں خطرے کا اندازہ یا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'وہ کسی بھی چیز کو زیرغور لانے یا اس پر سوچ بچار کرنے سے نہیں چھوڑتے۔۔۔ وہ ہر ممکنہ منظرنامے پر سوچتے ہیں لہٰذا حصول کی فہرست بڑی سے بڑی ہوتی چلی جاتی ہے۔' ان کا کہنا تھا کہ 'بیورکریٹک مفادات بھی حصول کے اس عمل میں شامل ہوتے ہیں۔۔۔ ہتھیار اہم ممالک کے ساتھ سیاسی تعلقات استوار کرنے کے لئے خریدے جاتے ہیں۔۔۔ اور بعض اوقات ہتھیاروں کی خریداری سے حقیقی سلامتی مفادات حاصل (Serve) ہوتے ہیں۔'

باقیات

101

کیے بغیر ’دہشت گردی کی سرپرستی‘ کرنے کا الزام لگایا جس میں **21** مسافر ہلاک ہوئے۔وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے نئی دہلی میں اسلام آباد کے الزامات پر میڈیا کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستان کے بے بنیاد الزامات کو سختی سے مسترد کرتے ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''پوری دنیا جانتی ہے کہ عالمی دہشت گردی کا مرکز کہاں ہے''۔وزارت خارجہ کے ترجمان نے مزید کہا کہ پاکستان کو انگلیاں اٹھانے اور اپنے اندرونی مسائل اور ناکامیوں کا الزام دوسروں پر ڈالنے کے بجائے اندر کی طرف دیکھنا چاہیے۔پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان شفقت علی خان سے ہفتہ وار پریس بریفنگ میں منگل کو ہونے والے اس مہلک حملے کے بارے میں کئی سوالات پوچھے گئے، جس کی وجہ سے یرغمالی کی صورتحال **24** گھنٹے سے زائد تک جاری رہی۔انہوں نے کہا کہ اس پورے واقعے کے دوران دہشت گرد افغانستان میں مقیم منصوبہ سازوں کیساتھ براہ راست رابطے میں تھے۔پاکستان کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے مزید کہا کہ اسلام آباد نے بارہا افغانستان سے کہا ہے کہ وہ اپنی سرزمین کو پاکستان کے خلاف حملوں کے لیے بلوچستان لبریشن آرمی جیسے دہشت گرد گروپوں کے لیے استعمال کرنے سے انکار کرے۔شفقت علی خان نے کہا تھا کہ ہم افغانستان پر زور دیتے ہیں کہ وہ دہشت گردی کے اس قابل مذمت عمل کے مجرموں، منتظمین اور مالی معاونت کرنے والوں کو جوابدہ ٹھہرائے اور حکومت پاکستان کے ساتھ تعاون کرے تاکہ اس حملے سے متعلق تمام افراد بشمول دہشت گردی کے حقیقی اسپانسرز کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔موصوف ترجمان نے کہا کہ ہماری پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔اور پھر، حقائق تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔پاکستانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کوئی ثبوت فراہم کیے بغیر الزام لگایا کہ بھارت پاکستان کے خلاف دہشت گردی کی سرپرستی میں ملوث ہے۔ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ بھارت اپنے پڑوسی ممالک کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور عالمی سطح پر قتل وغارت گری کی مہم چلا رہا ہے۔(ایجنسیاں)

102

چیلنجوں کا سامنا کیا ہے۔یہ تمام مسائل گہرے طور پر جڑے ہوئے ہیں اور وزیراعظم مودی کی قیادت والی حکومت کی طرف سے ایک سخت کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔انہوں نے مرکزی وزیر داخلہ کے ساتھ خطے میں حالیہ دہشت گردی کے واقعات کے مسئلہ پر بھی تبادلہ خیال کیا۔انہوں نے ان سے درخواست کی کہ وہ علاقے کے دور دراز علاقوں تک سڑک کے رابطے کو مزید بڑھائے۔انہوں نے سیاحت، صنعت اور کاروبار جیسے اہم شعبوں پر زور دے کر جموں و کشمیر میں پائیدار اقتصادی ماحولیاتی نظام کو سہل بنانے کیلئے مختلف عوامل کو وزیرداخلہ کی نوٹس میں لایا۔ستیل شرما نے جموں و کشمیر میں منشیات کے استعمال اور منشیات کی اسمگلنگ میں اضافے پر بھی روشنی ڈالی، فوری مداخلت کی ضرورت پر زور دیا۔بیان میں مزید کہا گیا کہ اپوزیشن لیڈر نے جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی میں بجٹ اجلاس کے موقع پر مرکزی وزیر داخلہ کے ساتھ بھی تبادلہ خیال کیا جس میں بجٹ اجلاس کی تفصیلات کیساتھ ساتھ مکینوں کے سماجی واقتصادی حالات اور جموں وکشمیر میں جاری ترقیاتی عمل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے یقین دلایا کہ جموں وکشمیر میں امن اور ترقی مودی حکومت کی اولین ترجیح رہے گی اور اس کے باشندوں کی سماجی زندگی کو یقینی بنانے کیلئے ہر قدم اٹھایا جائے گا۔انہوں نے کہا کہ مرکزی سرکار نے سال **2019** کے بعد جموں وکشمیر میں امن وامان کو بحال کرکے ترقی اور خوشحالی کی پالیسی اپنائی ہے اور اس پالیسی کے مثبت ثمرات ہمارے سامنے ہیں ،کیونکہ یہاں جموں وکشمیر سے دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کا مکمل خاتمہ قریب تر ہے،وہیں مرکزی زیرانتظام علاقے میں مختلف شعبے بشمول سیاحت ،زراعت اور سماجی شعبے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں ۔امت شاہ نے مزید کہا کہ وزیراعظم مودی کی قیادت والی مرکزی سرکار کی جموں وکشمیر سے متعلق مرتب واختیار کردہ پالیسی اور حکمت عملی سوفیصد کامیاب رہی ہے ،کیونکہ امن وامان کی صورتحال میں نمایاں بہتری کیساتھ ساتھ عوام بالخصوص نوجوان نسل کے فکروعمل میں مثبت تبدیلی ہے ،جو پائیدار امن ،ترقی اور خوشحالی کی اصل ضمانت ہے۔

103

موقعے پر کسی بھی امکانی گڈبڈ کو ٹالنے امن امان کو قائم رکھنے کے لئے پولیس وفورسز نے حفاظت کے پختہ انتظامات عمل میں لائے تھے ۔اے پی آئی نیوز کے مطابق رنگوں کا تہوار ہولی ملک بھر کی طرح جموں وکشمیر میں بھی نہایت کی مذہبی جوش خروش کے ساتھ منایا گیا۔رنگوں کے اس تہوار پر وادی کشمیر میں اکثریتی طبقہ کے لوگوں نے غیرمسلموں کے گھر جاکر انہیں ہولی کی مبارک باد دی اور انکے ساتھ نیک خواہشات کا اظہار کیا۔جموں وکشمیر کے فورسز فوج کے کیمپوں میں بھی اپنے گھروں سے دور جوانوں نے جم کر ہولی منائی بڑی تعداد میں لوگوں نے مندروں میں جاکر پوجا پاٹھ کیا۔ملک کی شانتی امن خوشحالی او رترقی کے لئے خصوصی دعائیں بھی کی ۔ادھر وادی کشمیر میں بڑی تعداد میں مسلمانوں اور غیرمسلموں نے آپس میں ہولی منائی ۔ہولی کے موقعے پر صدر ہند دروپتی مرمو وزیراعظم نریندر مودی جموں وکشمیر کے ایل جی منوج سنہا وزیراعلیٰ عمرعبداللہ نیشنل کانفرنس کے دیگر لیڈران سابق وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی اپنی پارٹی کے صدر سیدالطاف بخاری پیپلز کانفرنس کے صدر سجاد غنی لون سمیت مذہبی سیاسی رہنماوں نے بھی ہولی کے موقعے پر اپنے غیرمسلم بھائیوں کومبارک باد پیش کرتے ہوئے دلی خواہشات پیش کئے اور ہولی کے موقعے پر کسی بھی امکانی گڑ بڑ کوٹالنے کے لئے صوبائی انتظامیہ نے حفاظت کے خصوصی اقدامات اٹھائے تھے۔

104

کرتے ہوئے **16** مارچ تک موسم مجموعی طور پر ابرآلود رہنے کی پیشگوئی کی ہے ۔محکمہ موسمیات کے مطابق مغربی ہوائیں جموں کشمیر میں اثر انداز ہورہی ہے جس کے چلتے **16** مارچ تک موسمی صورتحال خراب رہے گی جس دوران بارشیں اور برفباری ہوگی ۔ ادھر محکمہ موسمیات نے مسافروں، سیاحوں اور ٹرانسپورٹروں کے لیے ایک ایڈوائزری بھی جاری کی ہے کہ وہ اس مدت کے دوران اپنے سفر کی منصوبہ بندی کرنے سے پہلے ایڈمن/ٹریفک ایڈوائزری پر عمل کریں۔کسانوں کو یہ بھی مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ **18** مارچ تک کھیتی باڑی کے کاموں کو معطل کر دیں۔ اس کے علاوہ اونچی جگہوں پر رہنے والے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اس عرصے کے دوران برفانی تودے کے شکار علاقوں سے گریز کریں۔ادھر محکمہ موسمیات نے بتایا کہ وادی کے بیشتر مقامات پر شبانہ درجہ حرارت **1** سے **3** ڈگری سینٹی گریڈ معمول سے زیادہ ریکارڈ ہوا ہے۔انہوں نے کہا کہ سرینگر میں رات کا درجہ حرارت **6.0** ڈگری سینٹی گریڈ درج ہوا جبکہ شہرہ آفاق گلمرگ میں کم سے کم درجہ حرارت منفی **2.8** ڈگری سینٹی گریڈ اور سیاحتی مقام پہلگام میں شبانہ درجہ حرارت **2.2** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا ۔محکمہ موسمیات نے بتایا کہ کوکرناگ میں کم سے کم درجہ حرارت **4.5** ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔ مجموعی طور پر پوری وادی کے میدانی علاقوں میں بارشوں سے رات کے کم سے کم درجہ حرارت میں بھاری اضافہ دیکھنے کو ملا۔ دریں اثناء محکمہ موسمیات نے بتایا کہ وادی میں آئندہ **24** گھنٹوں تک مطلع ابرآلود رہنے کا امکان ہے اور اس دوران بارشیں بھی ہوسکتی ہے۔

105

سیاحتی ،مذہبی مقامات اور نئے سیاحتی مقامات کو فروغ کی جو بات کی ہے وہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔سی این آئی کے مطابق ان باتوں کا اظہار پارٹی کے معاون جنرل سکریٹری ڈاکٹر شیخ مصطفےٰ کمال نے آج پارٹی ہیڈکوارٹر پر مختلف علاقوں سے آئے ہوئے عوامی وفود اور پارٹی عہدیداروں سے تبادلہ خیالات کرتے ہوئے کیا۔ اُن کا کہنا تھا کہ سیاحت کو کامیاب بنانے کیلئے یہاں کے عوام کا کلیدی رول ہے اور انہوں نے عوام سے سیاحتی سیزن کو کامیاب بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ سیاحتی شعبہ ہماری معیشت کا اہم ترین ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسرت والی بات ہے کہ گذشتہ برسوں کے دوران سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔انہوں نے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ اس سال اس تعداد میں مزید اضافہ ہوگا تاکہ جموں وکشمیر کی اقتصادی حالت بہتر ہوجائے۔انہوں نے کہا کہ کشمیری جیسا مہمان نواز دنیا کے کسی بھی کونے میں نہیں مل سکتا ہے۔انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ سیاحتی انڈسٹری کو چار چاند لگانے میں اپنا ذاتی رول ادا کریں۔ کمال نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ شکر ادا کرنا چاہیے جنہوں نے ہمیں خوبصورت نظاروں ، دلکش کوہساروں ، جھیلوں اور صاف وشفاف ندی نالوں سے مالا مال کیا۔ اللہ تعالیٰ کی ان مہربانیوں کی بدولت ہی اس خطہ ارضی کو دنیا میں جنت فردوس کے نام سے جانا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ کشمیر کی وادی ہمیشہ سے دنیا کے تمام ممالک کے سیاحوں کو دلکشی کا سامان فراہم کرتی رہی ہے اور کشمیریوں نے ہمیشہ اپنے مہمان سیاحوں کو دلوں میں جگہ دی ہے۔انہوں نے کہا کہ سیاحت سے وابستہ شکارے والے، ہاوس بوٹ والے ، ہینڈی کرافٹس ، پیپر ماشی، قالین بافی ، مالکان باغات، بیٹ انڈسٹری، زعفران ڈیلرس، شال دوشالے، دوڈ کاروِنگ، ٹیکسی ڈرائیور، ہوٹل مالکان، دکاندار حضرات، کاریگر حضرات لاکھوں کی تعداد میں اس صنعت سے وابستہ ہے۔انہوں نے کہا کہ سیاحتی شعبہ کو مزید فروغ دیا جارہا ہے اور اس سلسلے میں بہت ساری نئی جگہوں کو سیاحتی نقشے پر لانے کے حکومتی منصوبے قابل سراہنا ہیں۔

106

کی ٹیم گرانٹس کے مطالبات پر بحث کے دوران اٹھائے گئے مسائل کو حل کرنے کی کوششوں پر زور دیتے ہوئے عمل درآمد کے لیے تجاویز کا بغور جائزہ لے گی ۔ اسکول ایجوکیشن سیکٹر پر بات کرتے ہوئے وزیرتعلیم نے مرحوم شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کی بصیرت قیادت میں ایک قوم کی بنیاد کے طور پر اس کے اہم کردار پر روشنی ڈالی جنہوں نے تعلیم کو ترجیح دی۔انہوں نے وزیراعلیٰ عمر عبداللہ سے مالی رکاوٹوں کے باوجود خاطر خواہ بجٹ کے انتظامات مختص کرنے پر شکریہ ادا کیا، جس کا مقصد جموں وکشمیر میں تعلیمی معیار کو بڑھانا ہے۔سیکٹر کی کامیابیوں کی عکاسی کرتے ہوئے، سکینہ ایتو نے جموں وکشمیر کی یونیورسٹی کی سطح تک تقریباً مفت تعلیم کے حصول کا ذکر کیا، جس میں **18.724** سرکاری اسکولوں اور **5517** نجی اسکولوں کے نیٹ ورک کی مدد سے **77.3** فیصد خواندگی کی شرح میں حصہ لیا گیا، جو کہ قومی اوسط کے قریب ہے۔انہوں نے سمگرا کے تحت بنیادی ڈھانچے کی ترقی پر زور دیا جس میں اسکول کی نئی عمارتیں اور **739** کروڑ روپے کے اضافی کلاس روم شامل ہیں۔سکینہ ایتو نے حالیہ اقدامات جیسے کہ نومبر کے سیشن کی بحالی اور طلبہ میں جدت اور سائنسی مزاج کو فروغ دینے کیلئے **600** آئی سی ٹی لیبز، **2000** سمارٹ کلاس رومز اور **500** اے ٹی ایل کے انتظامات پر بھی روشنی ڈالی۔انہوں نے کہا کہ دور دراز اور نقل مکانی کرنے والی آبادیوں کے لیے، جموں وکشمیر میں **1859** موسمی مراکز کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بورڈ اور مسابقتی امتحانات میں سرکاری اسکول کے طلبہ کی کامیابی ان کی نمایاں کامیابیوں پر زور دیتی ہے۔مزید اقدامات میں درج فہرست ذات اور درج فہرست قبائل کی آبادی میں خواتین کی خواندگی کو فروغ دینے کے لیے **89**، کے جی بی ویز اور بیٹی انمول اسکیم کے تحت تعلیمی اعتبار سے پسماندہ بلاکس میں منظور شدہ **85** لڑکیوں کے ہاسٹل شامل ہیں، جس سے **12000** سے زیادہ بی پی ایل طالبات کو فائدہ پہنچے گا۔محکمہ صحت اور طبی تعلیم کے بارے میں، وزیر سکینہ ایتو نے معاشرے کی ترقی میں اپنے اہم کردار پر روشنی ڈالی، اننت ناگ میں سرکاری میڈیکل کالج میں ایک سرشار کیتھ لیب کے قیام اور جموں کے جی ایم سی میں ایک کو چلانے کے لیے جاری کوششوں جیسے سنگ میلوں کو نوٹ کیا۔انہوں نے کٹھوعہ کے سرکاری ہومیوپیتھک میڈیکل کالج میں بی ایچ ایم ایس کورسز کے آغاز اور اننت ناگ میں **250** بستروں پر مشتمل میٹرنل اینڈ چائلڈ کیئر ہسپتال کے منصوبے کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے جموں وکشمیر میں صحت کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے جاری منصوبوں کا خاکہ پیش کیا، بشمول ایمس کشمیر کی تیز رفتار تعمیر، نومبر **2025** تک مکمل کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔محکمہ سماجی بہبود پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، ایتو نے بجٹ تقریر **2025-26** کے دوران تمام مستفید ہونے والے زمروں کے لیے وزیراعلیٰ کی طرف سے اعلان کردہ پنشن کی رقم میں نظرثانی کا ذکر کیا۔

107

زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے ۔جن کی ریکٹر اسکیل پر **5.2** شدت ریکارڈ کی گئی نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی (این سی ایس) کے مطابق زلزلے کا مرکز عرض البلد **36.10** شمال، طول البلد **74.81** مشرق، **15** کلومیٹر کی گہرائی میں واقع تھا۔انہوں نے کہا کہ زلزلے کا مرکز کرگل تھا۔انہوں نے کہا کہ زلزلہ صبح کے وقت پیش آیا اور اس میں کسی جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جموں کشمیر اور خطہ لداخ میں زلزلے کے جھٹکے اکثر ریکارڈ کیے جاتے ہیں۔

108

امور اور بنیادی ڈھانچے کا جائزہ لیا اور لیگل ایڈ ڈیفنس کونسل (ایل اے ڈی سی) آفس کا افتتاح بھی کیا۔چیف جسٹس کے ڈسٹرکٹ کورٹ کمپلیکس گاندربل پہنچنے پر پرنسپل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشنز جج گاندربل (چیئرمین ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی) عبدالناصر، ضلع ترقیاتی کمشنر جتن کشور، ضلع ہیڈکوارٹر گاندربل کے جوڈیشل آفسران، سینئر سپرانٹنڈنٹ آف پولیس راگو ایس، سرکاری وکلا اور ضلع بار ایسوسی ایشن کے اراکین نے اُن کا والہانہ اور شاندار استقبال کیا۔دورے کے دوران چیف جسٹس کے ہمراہ اُن کے پرنسپل سیکرٹری موہندر کمار شرما اور جوائنٹ رجسٹرار (جوڈیشل) سری نگر جہانگیر احمد بخشی بھی تھے۔ چیف جسٹس کو ضلعی پولیس گاندربل کی طرف سے ایک خصوصی گارڈ آف آنر بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے لیگل ایڈ ڈیفنس کونسل کے دفتر کا افتتاح کیا ۔ یہ اقدام نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی (این اے ایل ایس اے) کے تحت مفت اور معیاری قانونی امداد فراہم کرنے کے نظام کا حصہ ہے جو بالخصوص فوجداری مقدمات میں عوام کو انصاف فراہم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔انہوں نے عدالت کے احاطے کا معائنہ کیا، ای۔سیوا سینٹر کے کام کاج، مختلف عدالتوں کے جوڈیشل انفراسٹرکچر کا مشاہدہ کیا اور عدالت کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا۔انہوں نے تمام جوڈیشل افسران کو انصاف کی فراہمی کے لئے محنت سے کام کرنے اور بالخصوص **10** سال سے زائد پرانے مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹانے کی ہدایت دی تاکہ عوام کا عدالتی نظام پر اعتماد برقرار رہے۔ چیف جسٹس نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ای۔سیوا مرکز کو مکمل طور پر فعال بنایا جائے تاکہ گاندربل کے شہری اپنی درخواستیں آن لائن دائر کرسکیں اور جدید عدالتی سہولیات سے فائدہ اٹھا سکیں۔انہوں نے جوڈیشل افسران اور بار ممبران کے ساتھ استفساری گفتگو کی جس میں وکلاء کے چیمبرز اور عدالتی بنیادی ڈھانچے کے لئے درکار جگہ کی کمی کا مسئلہ اُٹھایا گیا۔ اس پر ضلع ترقیاتی کمشنر گاندربل نے چیف جسٹس کو جانکاری دی گئی کہ **45** کنال اراضی نئی عدالت کی عمارت کے لئے مختص کی جا چکی ہے اور اس کا تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (ڈی پی آر) اعلیٰ حکام کو پیش کیا گیا ہے۔چیف جسٹس نے ضلع ترقیاتی کمشنر کو ہدایت دی کہ وکلا کے لئے فوری پریفیبریکیٹڈ ڈھانچے تعمیر کئے جائیں اور ضروری فرنیچر فراہم کیا جائے تاکہ ان کی سہولیت میں بہتری لائی جاسکے۔

109

نظرثانی ہے، جس میں اہم تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔انہوں نے وضاحت کی کہ انتظامیہ نے جموں وکشمیر کے نصاب کا موازنہ دوسری ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے نصاب سے کیا تاکہ اسے قومی معیارات کے مطابق بنایا جا سکے۔انہوں نے مزید کہا کہ متعلقہ محکموں بشمول ریونیو، قانون اور انفارمیشن ٹیکنالوجی نے اس عمل میں تعاون کیا۔ حتمی نصاب کا مسودہ تیار کرنے میں سینئر آئی اے ایس افسران سے بھی مشورہ کیا گیا۔انہوں نے کہا کہ حتمی مسودہ تیار ہے، اور ہم ایک ماہ کے اندر اس عمل کو مکمل کر لیں گے۔ جونیئر **JKAS** افسران کے **2018** اور **2019** بیچوں کے بارے میں خدشات کو دور کرتے ہوئے، عبداللہ نے واضح کیا کہ موجودہ قوانین ان کی خودکار تصدیق کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کا پروبیشن تکمیلانہ امتحان پاس کرنے سے مشروط ہے۔رول **16** کے مطابق پروبیشنرز کو سروس میں کنفرم ہونے کے لیے **2** سال کے اندر امتحان پاس کرنا ہوگا۔تاہم، جموں وکشمیر تنظیم نو ایکٹ **2019** کے تحت بڑی انتظامی تبدیلیوں کی وجہ سے، امتحان منعقد نہیں ہوسکا۔انہوں نے کہا کہ تنظیم نو کے لیے قوانین اور ضوابط پر نظرثانی کی ضرورت ہے،

110

روڈ سیفٹی کی حفاظتی حکمت عملی کو فروغ دینا ضروری ہے۔ حکومت نے مذکورہ اعداد شمار کو مدنظر رکھتے ہوئے **2030** تک سڑک حادثات اور اموات میں **50** فیصد کمی کے ہدف کے تحت تمام سرکاری ایجنسیوں اور شراکت داروں کے ساتھ مل کر جموں وکشمیر میں روڈ سیفٹی کو بہتر بنانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت روڈ سیفٹی اقدامات کو مضبوط بنانے کے لئے ایک مؤثر ادارہ جاتی میکانزم تشکیل دے گی اور ہر ادارے کو اپنا کردار مؤثر طریقے سے ادا کرنے کے لئے ضروری تعاون فراہم کرے گی۔روڈ سیفٹی کے حوالے سے شعور بیدار کرنے کے لئے اہم فیصلہ سازوں اور سرکاری محکموں میں روڈ سیفٹی کے بارے میں آگاہی کو فروغ دیا جائے گا اور ایک لیڈ ایجنسی جس کی قیادت ایڈیشنل ٹرانسپورٹ کمشنر کرے گا، بھی قائم کی جائے گی تاکہ پالیسی کی عمل آوری کو مؤثر بنایا جا سکے۔حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ موجودہ سڑکوں اور چوراہوں پر حادثات کو روکنے کے لئے تخفیفی حکمت عملی اپنائی اور بہتری لائی جائے گی۔شہروں میں ''بلیک سپاٹس'' (حادثات کے خطرناک مقامات) کی نشاندہی اور ان میں بہتری کے منصوبے بنائے جائیں گے۔ ڈسٹرکٹ روڈ ڈیولپمنٹ کمیٹیز (ڈی آر ڈی سی ایس) ہر چھ ماہ بعد سڑکوں پر حادثات کے زیادہ خطرے والے مقامات کی نشاندہی کریں گی۔شناخت شدہ مقامات پر چھ ماہ کے اندر اندر اصلاحی کارروائی کی جائے گی اور سڑکوں پر نشانات، رفتار کی حد کے سائن بورڈ، وارننگ سگنل، موڑ کی درستگی اور سڑکوں کے دوبارہ ڈیزائننگ جیسے اقدامات کئے جائیں گے۔حکومت ناقص تعمیر اور دیکھ ریکھ کی گئی سڑکوں کے بارے میں ٹھیکیداروں اور کنسلٹنٹوں کو قصوروار ٹھہرانے کے لئے احتساب کا ایک طریقہ کار بھی قائم کرے گی جس میں انہیں بلیک لسٹ کرنے کا عمل بھی شامل ہے۔نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ ڈیولپمنٹ اتھارٹیز کو پہلے ہی پارکنگ کی مزید جگہیں بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔گاڑی خریدنے سے پہلے پارکنگ کی جگہ رکھنے کے لئے گاڑیوں کے مالکان کے لئے پارکنگ پالیسی کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے گا۔مزید میونسپل اور ڈیولپمنٹ اتھارٹیز کو روڈ سائڈ پارکنگ کے لئے چارجز وصول کرنے چاہئیں جس میں وقت کے ساتھ اضافہ بھی ہوگا۔حکومت پرائیویٹ گاڑیوں کے بجائے پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کے استعمال کو فروغ دینے کے لئے جدید اقدامات کرے گی۔حکومت جموں وکشمیر کے لئے ایک نان موٹرائزڈ ٹرانسپورٹ پالیسی بھی عملائے گی تاکہ پیدل چلنے والوں اور سائیکل سواروں کے حقوق کو تسلیم کیا جاسکے اور ان کے لئے محفوظ اور راستے فراہم کئے جائیں۔سڑکوں، فٹ پاتھوں اور پیدل چلنے والوں کے راستوں پر تجاوزات ہٹانے کے لئے سختی سے عمل درآمد کیا جائے گا۔ پیدل چلنے والوں کے راستے، سائیکل لین کی تعمیر اور مخصوص ''نو وہیکل زونز'' بنائے جائیں گے تاکہ کمزور سڑک استعمال کنندگان کو تحفظ فراہم کیا جا سکے۔وزیر برائے ٹرانسپورٹ ستیش شرما نے روڈ سیفٹی پالیسی ۔**2025** پر اپنے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نئی پالیسی جموں وکشمیر میں ٹریفک کی عمل داری کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی تاکہ جموں وکشمیر ٹریفک پولیس، موٹروہیکل ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ قریبی تال میل میں مسافر گاڑیوں کے اوور لوڈنگ، نشے میں دھت سیٹ پر گاڑی چلانے ، ہیلمٹ اور سیٹ بلیٹ نہ پہننے وغیرہ کے خلاف سخت کارروائی کی جاسکے ۔انہوں نے کہا کہ حکومت ٹریفک عملانے والے اداروں کو جدید تربیت اور ساز وسامان کی فراہمی کو یقینی بنائے گی اور انہوں نے کہا کہ یہ نئی پالیسی جموں وکشمیر میں ٹریفک قوانین کی عمل آوری کو مزید مؤثر بنانے میں مدد دے گی۔

111

گاڑیوں کا بھاری رش دیکھنے کو ملا اور عقیدتمندوں کی بھاری تعداد سویرے سے ہی درگاہ پہنچنا شروع ہوگئے ۔ درگاہ میں لوگوں کی بھاری آمد کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ درگاہ اور آس پاس کے علاقوں کے ساتھ ساتھ وہاں کی طرف جانے والے تمام راستوں پر زبردست ٹریفک جام سے لوگ شدید مشکلات میں مبتلا ہوگئے اور دوپہر ہوتے ہوتے منٹوں کا سفر گھنٹوں میں تبدیل ہوکر رہ گیا۔ باسی طرح کی صورتحال شہر کے دیگر بازاروں میں بھی دیکھنے کو ملی اور درگاہ جانے والے مسافروں کی سینکڑوں گاڑیوں کو بھی ٹریفک جام کا سامنا کرنا پڑا۔درگاہ حضرت بل میں دوپہر سے قبل ہی لوگ صفوں میں بیٹھے درود واذکار میں محو تھے جن میں خواتین کی بھی ایک بھاری تعداد شامل تھی جو اپنے مخصوص انداز میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگتی رہیں۔اس موقعہ پر درگاہ میں درود و اذکار کی گونج میں خواتین سمیت زائرین نے انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں اپنے گناہوں کی مغفرت مانگی ۔عقیدت مندوں کے جوش وخروش کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بارشوں کے باوجود بھی لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے کھلے آسمان تلے نماز ادا کی۔اس دوران پتھر مسجد سرینگر ، خانقاہ معلی ،جناب صاحبؒ صورہ، دستگیر صاحبؒ خانیار، مخدوم صاحبؒ، ٹی آر سی مسجد، دستگیر صاحبؒ سرائے بالاسمیت تمام چھوٹی بڑی مساجد اور خانقاہوں میں جمعہ کے موقعہ پر تقریبات کا اہتمام ہوا جن میں لاکھوں لوگوں نے بہت ہی جوش وجذبے کے ساتھ حصہ لیا۔

Government of Jammu Kashmir
Office Of The Executive Engineer R&B Electric Division Kashmir, Engineering Complex Srinagar Rajbagh.

Short Term(NOTICE INVITING TENDER

E-NIT No.247/R&B/Electric Division Kashmir of 2024-25 issued under Endorsement

No: ERB/12322-326 DATED:12-03-2025.

Forand on behalf of The Government of J&K(U/T)e-tenders(in Double cover system)are Invited on percentage basis from approved and eligible Contractors registered with J&K UT Govt, CPWD, Railways and other State/UT/Central Government Departments for the following works.-;

S. No	Name of Work	Estimated, Cost In, Lacs	Cost of Tender/ Doc.	2%Earnest Money In Rs	Time of Completion Calendar Days	Class of Contract	Major Head of Account	Remarks
01	Development of Ghat, Temple and Construction of 10 unit toilet Bathroom Block at Priyag Raj at Narayan Bagh Shadipora Sumbal Electric Work	Rs. 5.18 =/ Lacs	Rs.300=/	Rs. 10370=/	10 Days	-AAY- Class Electrical		Accord of Administrative Approval Accorded by Director Archieves Archaeology and Museums Srinagar/ Jammu vide order No. DAMA-153 of 2021 Dated:-29-09-2021

1	Date of Issue of Tender Notice	12-03-2025
2	Period of downloading of bidding documents	13-03-2025 from 02,00 PM
3	Bid submission Start Date	13-03-2025 from 02,00 PM
4	Bid Submission End Date	19-03-2025 upto 12,00PM
5	Date & time of opening of Technical Bids(Online(	19-03-2025 at 02:00 PM in the office of Executive Engineer R&B Electric Division Kashmir, Engineering Complex Srinagar
6	Date & time of opening of Financial Bids(Online(	To be notified after technical bid evaluation is completed,

The bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, drawings, bill of quantities) BOQ,(set of terms and conditions of contract and other details can be seen /downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:

Note-:The Bidders are advised to read all conditions laid down in the E-NIT carefully before uploading soft's copy.

As per Circular issued by the Government of Jammu and Kashmir Civil SecretariatFinancedepartmentvideNo. OM No. A/24)2017-(651 dtd.07-06-2018whichreadsasunder-;

a(Furnishing of Hard Copies of bids immediately after submissionof e-tenders is dispensed with, The same should be obtained only from the Bidder who's declared 1st Lowest (L-1 (after opening of financial bids.

1. The Cost of tender document should be collected by introducing Treasury Challan (Receipt.(

1.1 .The successful Bidder has to produce Performance Security Deposit â5% of contract value in the shape of CDR/ FDR/BG after issuance of Letter of Acceptance which shall be released after successful completion of work with DLP. The EMD â 2 % of successful bidder will be released only after the submission of 5 % performance Security deposit.

1.2. The bidder who so ever participate the e-tenders floated by this office will submit Additional Performance security in shape of CDR/FDR/BG in case the bidder has Submitted the below Percentage Bid against the Advertised Cost for the work as per below mentioned percentage Breakup in order to avoid unbalancing of e-tender and shall be released after 70 % completion of work:

S. No.	%age of Unbalanced bid Viz-a-viz advertised cost on account of Low Rate.	Additional Performance security to be Deposited on quoted bid by L1
1.	Upto and including 15%	NIL
2.	Greater than 15 %upto& including 20%	5%
3.	Greater than 20 %upto& including 25%	10%
4.	Greater than 25 %upto& including 30%	15%
5.	Greater than 30 %below	20%

The date and time of opening of Bids shall be notified on Web Site www.jktenders.gov.inand conveyed to the bidders automatically through an e-mail message on their e-mail address. The bids of Responsive bidders shall be opened online on same Web Site in the Office of the Executive Engineer R&B Electric Division Kashmir, Srinagar (Tender receiving authority(

2. The bids for the work shall remain valid for a period of120 days from the date of opening of bids.
3. The Employer reserves the right to invite fresh tender without any Prior Notice to the Bidders.
4. The earnest money (EMD(shall be released in favour of unsuccessful bidders only after submission of Treasury Challan.
5. The earnest money may be forfeited if-:

a. Any bidder/ tendered with draws his bid/ tender during the period of bid validity or makes any modifications in the terms and conditions of the bid.

b. Failure of Successful bidder to furnish the required performance security within the specified time limit.

c. Failure of successful bidder to execute the agreement within 28 days after fixation of contract.

6. Instruction to bidders regarding e-tendering process.

6.1. Bidders are advised to download bid submission manual from the "Downloads" option as well as from "Bidders Manual Kit" on website www.jktenders.gov.intoacquaint bid submission process.

6.2. To participate in bidding process, bidders have to get 'Digital Signature Certificate (DSC '(as per Information Technology Act. 2000 .Bidders can get digital certificate from any approved Vendor.

6.3. The bidders have to submit their bids online in electronic format with digital Signature. No bid will be accepted in physical form.

6.4 Bids will be opened online as per time schedule mentioned in Para-1.

6.5 Bidders must insure to upload can need copy of all necessary documents with the bid.

7. The department will not be responsible for delay in online submission due to any reasons.

Sd/-Executive Engineer R&B
Electric Division Kashmir,
Engineering Complex Srinagar Rajbagh

DIPK No: DIPK No: 13039/24

ذیابیطس سے بچاؤ میں مدد دینے والے 10 سپر فوڈ

ذیابیطس وہ مرض ہے جو دیمک کی طرح خاموشی سے انسانی جسم کے اندرونی اعضاء کو چاٹ جاتا ہے اور اگر اس کے بارے میں بروقت معلوم نہ ہو سکے تو یہ بینائی سے محرومی سے لے کر گردوں کے فیل ہونے اور دیگر لاتعداد طبی مسائل کا سبب بنتا ہے۔ موجودہ عہد میں طرز زندگی خاص طور پر غذائی عادات ایسی ہیں جو اکثر افراد کو اس جان لیوا مرض کا شکار بنا دیتی ہیں جس کی تشخیص اگر بروقت ہو جائے تو کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو اسے پھیلنے سے روکتی ہیں اور اس بارے میں جاننا آپ کے لیے یقیناً دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔

ڈارک چاکلیٹ

چاکلیٹ میں ایک کیمیکل فلیونوئڈز بہت زیادہ مقدار میں ہوتا ہے اور طبی سائنس کے مطابق یہ انسولین کی مزاحمت کو کم کر کے اس کی حساسیت کو بہتر بناتا ہے جس کے نتیجے میں بلڈ شوگر کی سطح بہتر ہوتی ہے۔ مگر ہر قسم کی چاکلیٹ سے یہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ کوپن ہیگن یونیورسٹی کی ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ ڈارک چاکلیٹ کے شوقین ہوں ان میں میٹھی اشیاء کو کھانے کی طلب کم ہوتی ہے جس سے ذیابیطس کا خطرہ خود کار طور پر کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ چاکلیٹ بلڈ پریشر کو بھی کم کر کے فالج اور دل کے دورے کا خطرہ کم کر دیتی ہے۔

بلیو بیریز

بیریز کی نسل کا یہ نیلا پھل فائبر سے بھرپور ہوتا ہے جو آپ کے جسمانی نظام سے فالتو چربی کو باہر کرنے کے ساتھ ساتھ ہاضمے اور بلڈ شوگر کو بھی بہتر بناتا ہے۔ امریکا میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق روزانہ بلیو بیریز کے جوس کے **2** کپ کا استعمال خون میں گلوکوز کی سطح کم کرنے کے ساتھ ساتھ یادداشت کو عمل کو بھی بہتر بناتا ہے۔ بلیو بیری میں موجود قدرتی اجزاء چربی کے خلیات کو سکڑنے میں مدد دیتے ہیں اور ایک ایسے ہارمون کو خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں جو خون میں گلوکوز لیول کو کنٹرول کرتا ہے اس طرح بلڈ شوگر کی سطح معمول پر رہتی ہے اور انسولین کی حساسیت بڑھتی ہے۔

دلیہ

ذیابیطس کے شکار افراد کے لیے دلیے کا استعمال بلڈ شوگر کو کنٹرول میں رکھنے کے لیے بہترین ثابت ہوتا ہے، جو کے دلیے میں پائے جانے والے اجزاء ذیابیطس کے شکار افراد کے لیے فائدہ مند اثرات رکھتے ہیں، یہ دلیہ دل کی صحت کو بھی بہتر بناتا ہے اور روزمرہ کی خوراک میں موجود گلوکوز کے جسم میں جذب ہونے کی رفتار کو بھی سست کر دیتا ہے۔

مچھلی

مختلف تحقیقی رپورٹس میں یہ بات سامنے آچکی ہے کہ مچھلی کا استعمال انسولین کی حساسیت کو بہتر بنانے میں مددگار ہوتا ہے کیونکہ اس میں اومیگا تھری فیٹی ایسڈز موجود ہوتے ہیں، جس سے جسم میں گلوکوز کی مقدار میں کمی سے ذیابیطس کا شکار ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اومیگا تھری فیٹی ایسڈز کے نتیجے میں جسم کم پھولتا ہے یا سوجن کا عارضہ لاحق نہیں ہوتا جو کہ ذیابیطس و وزن کے مسائل کو مزید بدتر بنانے کا باعث بنتا ہے۔

زیتون کا تیل

ایک حالیہ ہسپانوی طبی تحقیق کے مطابق اگر تو آپ کی غذا زیتون کے تیل میں تیار ہوتی ہے تو ذیابیطس ٹائپ ٹو کا خطرہ بھی **50** فیصد تک کم ہو جاتا ہے۔ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ عام گھی، کنولا آئل، مکھن وغیرہ کے مقابلے میں زیتون کے تیل میں تیار کیے گئے پکوان پیٹ بھرنے کے احساس کو زیادہ دیر تک برقرار رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس تیل میں شامل صحت بخش چکنائی اسے خلیات کو نقصان سے تحفظ دینے میں مدد فراہم کرتی ہے اور دل کے امراض کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

پالک

پالک ان چند سبزیوں میں سے ایک ہے جو ذیابیطس میں مبتلا ہونے کا خطرہ ٹالنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ جو لوگ روزانہ کچھ مقدار میں پالک کا استعمال کرتے ہیں ان میں ذیابیطس کا خطرہ اس سبزی سے دور بھاگنے والوں کے مقابلے میں **14** فیصد کم ہوتا ہے۔ اس سبزی میں وٹامن کے، میگنیشیم، پوٹاشیم، زنک اور دیگر منرلز بھی موجود ہوتے ہیں جو کہ عام صحت کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔

شکر قندی

ایک طبی تحقیق کے مطابق شکر قندی خون میں گلوکوز کی سطح متوازن رکھنے میں کردار ادا کرتی ہے۔ اس میں ایک قدرتی جز اینتھوسیان اور دیگر اینٹی آکسائیڈنٹس بھی پائے جاتے ہیں جو کہ بیکٹیریا کش خوبیوں، سوجن سے بچاؤ اور وائرس سے بچاؤ میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

اخروٹ

دنیا بھر میں پسند کیے جانے والے اخروٹ مختلف قدرتی اجزاء اور وٹامنز سے بھرپور ہوتے ہیں جو کہ ذیابیطس اور امراض قلب وغیرہ سے تحفظ فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے شکار افراد میں بیماری کی شدت کو کم کرنے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔ اخروٹ کھانے کے نتیجے میں آپ کے جسم کو زیادہ طاقت کم کیلوریز کے استعمال سے مل جاتی ہے جبکہ پیٹ بھرنے کا احساس بھی زیادہ دورانیے تک برقرار رہتا ہے۔

دار چینی

متعدد طبی رپورٹس میں یہ بات سامنے آچکی ہے کہ یہ مزیدار مصالحہ بلڈ شوگر کی سطح کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ذیابیطس ٹائپ ٹو کے شکار افراد جو روزانہ دار چینی کی معمولی مقدار کا استعمال کرتے ہیں ان کے بلڈ شوگر کی سطح میں **30** فیصد کی نمایاں بہتری دیکھنے میں آتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ کولیسٹرول کی سطح کو بڑھنے سے بھی روکتا ہے جبکہ اس میں شامل ایک جز کرومیم انسولین کے اثرات کو بڑھاتا ہے اور دیگر قدرتی منرلز خون میں موجود مضر صحت اجزاء کو پاک کرتے ہیں جس سے کینسر کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

ہلدی

برصغیر کے کھانوں میں عام استعمال کی جانے والی ہلدی نظام ہاضمہ کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے جس کے نتیجے میں خوراک میں شامل ایسے اجزاء جلد ہضم ہو جاتے ہیں جو بلڈ شوگر کی سطح کو ڈرامائی حد تک بڑھا سکتے ہیں۔ اس زرد مصالحے کو اکثر سالن وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے جس کے بلڈ شوگر پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں جبکہ اس کا اہم جز کرکومین جسمانی میٹابولزم کی کارکردگی بڑھاتا ہے جس کے نتیجے میں چربی کے خلیات کی مقدار بڑھنے نہیں پاتی جبکہ لبلبے، گردوں اور پٹھوں کے خلیات کی کارکردگی بھی بڑھ جاتی ہے۔

کئی دہائیوں میں تیار ہونے والے امریکی جدید بمبار طیارے بی-21 کی رونمائی

امریکا نے پہلا جدید بمبار طیارہ 'بی-**21** ریڈر' کی رونمائی کر لی، یہ طیارہ روایتی ہتھیار سمیت جوہری ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کے مطابق یہ بمبار طیارہ بغیر عملے کے پرواز کر سکے گا۔ امریکا کی ریاست کیلی فورنیا میں طیارہ کی رونمائی کی تقریب منعقد کی گئی، تقریبا کا آغاز امریکی قومی ترانے کے ساتھ کیا گیا، طیارہ کی رونمائی کے بعد ہجوم نے تالیاں بجائیں۔ تقریبا رونمائی میں امریکی سیکریٹری دفاع لوئیڈ آسٹن نے کہا کہ بی-**21** کے صرف ایک طیارے کی تیاری پر تقریباً **70** کروڑ ڈالر خرچ ہوئے ہیں یہ تین دہائیوں سے زائد عرصے میں بننے والا پہلا امریکی جنگی طیارہ ہے، یہ طیارہ امریکا کے جدید اور جنگی ایجادات میں برتری کا ثبوت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کوئی بھی طویل فاصلے سے نشانہ بنانے والا بمبار، 'بی **21**' ریڈر کی صلاحیت اور اس کی پائیداری سے مماثلت نہیں رکھ سکتا، اس طیارے کا ڈیزائن اب تک کا سب سے زیادہ مستحکم رہنے والا بمبار طیارہ ہے۔ ایف-**22** اور ایف-**35** جنگی طیاروں کی طرح بی-**12** طیارہ ایسی ٹیکنالوجی کی مدد سے بنایا گیا ہے جس سے اس کا سائز چھوٹا ہوتا ہے اور دشمن اسے آسانی سے ڈھونڈ نہیں سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جدید ترین فضائی دفاعی نظام کو بھی بی-**21** طیارہ ڈھونڈنے کیلیے مشکل ہو سکتی ان کا مزید کہنا تھا کہ یہ طیارہ کھلے نظام تعمیر (اوپن سسٹم آرکیٹیکچر) کے ساتھ بنایا گیا ہے، یہ ایسے نئے ہتھیاروں کی شمولیت کی بھی اجازت دیتا ہے جو ابھی تک ایجاد نہیں ہوئے ہیں۔ تھنک ٹینک بروکنگ انسٹی ٹیوٹ سے منسلک ایمی نیلسن نے اے ایف پی کو بتایا کہ بی-**21** کو نظام میں مزید ترقی کے لیے تخلیق کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'اوپن آرکیٹیکچر' کی مدد سے مستقبل میں مزید بہتر سافٹ ویئر متعارف ہوں گے تاکہ طیارے جلد خراب نہ ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ پرانے طیاروں کے مقابلے بی-**21** جدید ترین ہے، یہ نہ صرف دوہری صلاحیت رکھتا ہے (جس کا مطلب یہ جوہری یا روایتی میزائل لانچ کر سکتا ہے) بلکہ طویل اور کم فاصلے پر بھی میزائل لانچ کر سکتا ہے۔ امریکی ایئر فورس کے ترجمان این اسٹیفنک نے اے ایف پی کو بتایا کہ ابھی تو صرف امکان ہے کہ طیارہ بغیر عملے کے پرواز کر سکتا ہے۔

بلیو بیریز دل اور دماغ کی بیماریوں سے بچانے میں مددگار ثابت

برطانیہ میں کی جانے والی تازہ مگر مختصر تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بلیو بیریز نہ صرف بلڈ پریشر بلکہ دل اور ذہن کی بیماریوں سے بچانے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ بلیو بیریز چھوٹے سائز کا مزیدار پھل ہیں جو کہ اسٹرابیریز کی طرح ہوتی ہیں اور ان کا رنگ جامنی ہوتا ہے۔ بلیو بیریز میں اینٹی آکسیڈنٹ سمیت دیگر اجزا کی بھرپور مقدار ہوتی ہیں جو نہ صرف خون کی روانی بہتر بنانے میں مددگار ہوتی ہیں بلکہ یہ پھل ہڈیوں کی طاقت کے لیے بھی بہترین ذریعہ مانا جاتا ہے۔ تاہم ایک تازہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ بلیو بیریز میں شامل (**Anthocyanins**) نامی خصوصی اجزا امراض قلب اور ذہنی بیماریوں سے بچانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ بلیو بیریز کا دل اور ذہنی بیماریوں پر اثر جانچنے کے لیے کنگز کالج لندن کے ماہرین نے **60** مرد اور خواتین پر چند ماہ تک تحقیق کی۔ طبی جریدے 'امریکی کلینیکل نیوٹریشن' میں شائع تحقیق کے مطابق ماہرین نے **60** سے **80** سال کے عمر کے **60** رضا کاروں کو دو مختلف گروپوں میں تقسیم کیا، جس میں سے ایک گروپ کو بلیو بیریز جب کہ دوسرے گروپ کو مصنوعی خوراک دی گئی۔ ایک گروپ کے رضا کاروں کو یومیہ **175** گرام بلیو بیریز یا اتنی ہی مقدار کی بلیو بیریز سے تیار شدہ پاوڈر کا جوس پینے کا کہا اور انہیں مذکورہ عمل **12** ہفتوں تک برقرار رکھنے کے لیے کہا گیا۔ دوسرے گروپ کے رضا کاروں کو مصنوعی خوراک سے تیار جوس پینے کا کہا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ انہیں بھی دوائی دی جا رہی ہے، تاہم انہیں دھوکا دینے کے لیے صرف مصنوعی جوس دیا گیا۔ ماہرین نے **12** ہفتوں بعد دونوں گروپوں کے رضا کاروں کی ذہنی صحت جانچنے کا ٹیسٹ کیا، ساتھ ہی ماہرین نے تمام رضا کاروں کے دل کی صحت کو بھی دیکھا۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ یومیہ بلیو بیریز کھانے یا ان سے تیار شدہ جوس پینے والے افراد کی یادداشت بہتر ہوئی، انہیں باتیں، چیزیں اور فہرستیں یاد رکھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی جب کہ دوسرے گروپ کے افراد کی یادداشت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اسی طرح نتائج سے معلوم ہوا کہ بلیو بیریز استعمال کرنے والے افراد میں خون کی روانی بہتر ہوئی، جس سے ان میں امراض قلب ہونے کے امکانات بھی کم ہو گئے، علاوہ ازیں ان کے دماغ میں بھی خون کی ترسیل بہتر ہوئی۔ ماہرین کے مطابق بلیو بیریز میں شامل قدرتی اجزا (**Anthocyanins**) خون کی روانی بہتر بنا کر دل اور ذہن کو تندرست اور صحت بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ماہرین نے تجویز دی کہ زائد العمر افراد سمیت درمیانی عمر کے افراد کو دیگر پھلوں کی طرح بلیو بیریز کا بھی باقاعدہ استعمال کرنا چاہیے۔

10 غذائیں جو آپ کو ہر عمر میں جوان رکھیں

مگر کیا آپ کو معلوم ہے کہ جو غذا آپ کھاتے ہیں وہ عمر میں اضافے کے اثرات کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوتی ہے؟ یعنی جسم کے اندر اور باہر دونوں جگہ؟ جی ہاں واقعی ہماری غذائی عادات بڑھاپے کے اثرات کو جسم پر مرتب ہونے سے روکنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ بدقسمتی سے ہر لمحہ بڑھتے وقت کو واپس کرنا تو ممکن نہیں مگر غذا کے ذریعے جلد کے افعال میں بہتری لا کر جوان نظر آنے میں مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہاں ایسی ہی چند غذاؤں کا ذکر ہے جو آپ کو بڑھتی عمر میں بھی کم عمر نظر آنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ بلیو بیریز: بلیو بیری اینٹی آکسیڈنٹس سے بھرپور ہونے کے باعث آپ کی صحت کے ساتھ ساتھ مجموعی شخصیت کی کشش کے لیے بہترین ہے۔ اس کے استعمال سے خلیات کی توڑ پھوڑ کی روک تھام یا وہ مکمل سست ہو جاتا ہے جبکہ یہ پھل جوڑوں کی سوجن اور درد کو بھی کم کرتا ہے۔ بیریز کے استعمال سے جلد کی جگمگاہٹ میں اضافہ ہوتا ہے اور جھریوں کا امکان کم ہو جاتا ہے، جبکہ یہ یادداشت کی کمزوری سے بھی تحفظ دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ زیتون کا تیل: زیتون کا تیل زمین پر دستیاب صحت بخش چربی کے حصول کے چند بڑے ذرائع میں سے ایک ہے۔ مختلف طبی تحقیقی رپورٹس کے مطابق زیتون کا تیل عمر بڑھنے کے ساتھ لاحق ہونے والی متعدد عام بیماریوں کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اس کا استعمال بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے، امراض قلب کا خطرہ کم کرتا ہے، میٹابولک سینڈروم کی روک تھام کرتا ہے یعنی ذیابیطس اور خون کی شریانوں کے امراض سے تحفظ دیتا ہے اور یہ کینسر کے خلاف جدوجہد کے لیے موثر ثابت ہوتا ہے۔ زیتون کا تیل جلد کو جوان رکھنے کے لیے بھی فائدہ مند ہوتا ہے۔ جانوروں پر ہونے والی طبی تحقیق کے مطابق یہ جلد کے لیے ورم کی روک تھام کرتا ہے اور سورج کی شعاعوں سے ہونے والے نقصان سے بھی بچا سکتا ہے۔ مزید برآں زیتون کے تیل کا **73** فیصد حصہ مونو چورنٹیڈ فیٹ پر مبنی ہوتا ہے جو جلد کی لچک اور مضبوطی کو بڑھاتا ہے۔ دو مختلف تحقیقی رپورٹس میں درمیانی عمر اور بوڑھے افراد پر اس کو استعمال کرایا گیا اور نتائج سے معلوم ہوا کہ مونو چورنٹیڈ فیٹس کا زیادہ استعمال کرنے والے افراد میں سورج کی شعاعوں سے جلد پر مرتب ہونے والے نقصان کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے۔ ٹماٹر: ٹماٹر صحت کے لیے فائدہ مند چیز ہے جو کہ وٹامن اے، وٹامن سی اور فولک ایسڈ سمیت دیگر اجزاء سے بھرپور ہوتا ہے۔ تاہم عمر بڑھنے کے اثرات کی رفتار سست کرنے میں اس میں موجود جز لائیکوپین اہم کردار ادا کرتا ہے۔ لائیکوپین ایسا اینٹی آکسیڈنٹ ہے جو جلد کو سورج کی شعاعوں کی اثرات سے تحفظ دیتا ہے جبکہ یہ شریانوں کی صحت اور وبائی امراض سے بھی تحفظ دیتا ہے۔ گریاں: مچھلی کی طرح گریاں جیسے بادام، اخروٹ، کاجو وغیرہ اومیگا تھری فیٹی ایسڈز، زنک اور وٹامن ای سے بھرپور غذا ہے۔ اس سے ہٹ کر ان میں ایسے منرلز اور وٹامنز موجود ہوتے ہیں جو جلد کو جوان رکھنے اور جگمگانے میں مدد دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر وٹامن بی کی مختلف اقسام، سیلینیم اور وٹامن سی وغیرہ جو کہ سب سے عمر کے اثرات جھاڑنے میں مدد دیتے ہیں۔ اخروٹ اس حوالے سے سب سے زیادہ فائدہ مند ہے جس کے بعد بادام اور کاجو کا نمبر آتا ہے۔ سبز چائے: سبز چائے اینٹی آکسائیڈنٹس سے بھرپور مشروب ہے جو جسم کے لیے نقصان دہ اجزاء سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ فری ریڈیکل ایسے مضر اجزاء ہوتے ہیں جو میٹابولزم میں پائے جانے والے غیر مستحکم مالیکیولز پر مبنی ہوتے ہیں اور سبز چائے میں موجود اینٹی آکسائیڈنٹس ان اجزاء کی ساخت کو بدل دیتے ہیں اسی وجہ سے وہ نقصان پہنچانے سے قاصر رہتے ہیں۔ سبز چائے میں ایک اینٹی آکسائیڈنٹس پولی فینولز کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے جو ذیابیطس کے خلاف جدوجہد کرنے کے ساتھ ساتھ انسولین کی مزاحمت، جسمانی ورم اور امراض قلب کے خلاف مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ اینٹی آکسائیڈنٹ جلد میں پائے جانے والے اہم پروٹین کولیگن کا بھی تحفظ کرتا ہے جس سے بڑھتی عمر کے کچھ آثار کو ریورس بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق سورج کی شعاعوں سے متاثرہ جلد کی حامل خواتین کا علاج سبز چائے کی کریم اور سپلیمنٹ سے آٹھ ہفتوں تک کیا گیا اور ان کی جلد کی لچک میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی۔ شہد: شہد قدرتی طور پر جراثیم کش ہوتا ہے جبکہ اس میں اینٹی آکسیڈنٹس اور متعدد دیگر اجزا موجود ہوتے ہیں، تو یہ حیران کن نہیں کہ یہ جلد کے لیے بہت زیادہ فائدہ مند کیوں سمجھا جاتا ہے۔ اب اسے فیس ماسک کی شکل میں استعمال کیا جائے یا خام حالت میں لگایا جائے، یہ چہرے کا ورم کم کرنے کے ساتھ ساتھ کیل مہاسوں کا علاج کرتا ہے جبکہ خشک جلد کو نمی فراہم کرتا ہے۔ اسے کھانا بھی ایک اچھا خیال ہے خصوصاً اگر آپ دیگر میٹھی اشیا کو بدل کر ان کی جگہ شہد کو دے دیں۔ چربی والی مچھلی: اس قسم کی مچھلی صحیح معنوں میں بڑھاپے کی روک تھام والی غذا ثابت ہوتی ہے۔ چربی والی مچھلی میں اومیگا تھری فیٹی ایسڈز کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے جو امراض قلب، ورم اور متعدد دیگر امراض کے خلاف فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ مختلف طبی رپورٹس کے مطابق مچھلی کا استعمال سورج کی شعاعوں کی زد میں رہنے سے ہونے والے نقصان اور جسمانی ورم سے بھی تحفظ فراہم کر سکتا ہے۔

9 غذائیں جو رکھیں آپ کو سدا جوان

میں مسلسل بتایا جاتا ہے کہ کیا کھانا بہتر ہے کیا نہیں، مگر کیا اس میں کوئی حقیقت ہوتی ہے؟ درحقیقت ہماری خوراک صرف صحت پر نہیں بلکہ ہمارے شخصیت یا عمر پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اگر آپ درمیانی یا **50** کے عشرے کے بعد بھی جوان نظر آنا چاہتے ہیں اور وہ بھی کسی پلاسٹک سرجری یا ادویات کے استعمال کے بغیر تو یہ چند فوڈز ایسی ہی حیرت انگیز صلاحیت رکھتے ہیں جو آپ کی شخصیت کو کم عمر بنا کر پیش کرتے ہیں۔ ایسے ہی چند چیزوں کے بارے میں جانئے جو آپ کی شخصیت کو ہر عمر میں پرکشش بناتے ہیں۔

مالٹے

وٹامن سی آپ کی نوجوانی کے تاثر کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے اور مالٹوں میں اس وٹامن کی کوئی کمی نہیں ہوتی، اس کے ساتھ ساتھ ان میں ایک جز بائیوفلیوتوئیڈز بھی ہوتے ہیں جو جلد کو سورج کی شعاعوں سے تحفظ فراہم کرتا ہے اور خلیات کو مرنے سے بچاتا ہے۔

ناشپاتی یا ایووکیڈو

ناشپاتی یا ایووکیڈو وٹامن ای کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے جس میں بیٹا کروٹین کی کافی مقدار بھی شامل ہوتی ہے جو جلد کو بڑھاپے سے بچانے کے ساتھ ساتھ اس کی جگمگاہٹ کو برقرار رکھتا ہے۔

بیریز

اسٹرابری ہو یا بلیو بیری، ہر قسم کی بیریز آپ کی صحت کے ساتھ ساتھ مجموعی شخصیت کی کشش کے لیے بہترین ہے، ان کے استعمال سے جلد کی جگمگاہٹ میں اضافہ ہوتا ہے اور جھریوں کا امکان کم ہو جاتا ہے، جبکہ یہ یادداشت کی کمزوری سے بھی تحفظ دینے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

گاجر

بیٹا کروٹین سے بھرپور یہ مزیدار سبزی آپ کی جلد کے خلیات کو تازگی بخشتی ہے اور یہ ایک طاقتور اینٹی آکسائیڈنٹ کا بھی کام کرتی ہے جس سے جھریوں سے تحفظ ملتا ہے۔

انار

روزانہ انار کے جوس کا ایک گلاس جھریوں کو آپ سے دور رکھتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کی شرح کو بھی کم کرتا ہے جبکہ اینٹی آکسائیڈنٹس کے حصول کا بھی بہترین ذریعہ ہے جو سدا بہار جوانی کی اصطلاح کو درست بھی ثابت کر سکتے ہیں۔

مچھلی

مچھلی میں پایا جانے والا اومیگا تھری ضروری فیٹی ایسڈ ہے جو جلد کو جگمگانے اور تازہ رکھنے میں مددگار اور انہیں خشکی سمیت قبل از وقت بڑھاپے سے بچاتا ہے، اگر آپ کی خوراک میں صحت بخش چربی شامل نہیں ہوگی تو آپ بہت کم عمر میں ہی جلد کی خشکی اور جھریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Bajaj Allianz Family Health Care policy covers you and your family from expenses incurred during hospitalization along with the added benefits of Health Prime Rider.

Bajaj Allianz Family Health Care's Benefits:

- Pre & Post Hospitalization Expenses
- Road Ambulance
- Day Care Procedures
- Organ Donor Expenses
- Sum Insured Reinstatement Benefit

Benefits of Health Prime Rider: In Patient Hospitalization Expenses

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover
- 139000+ Doctors
- Preventive Health Check-up (45+ Test Parameters at Network Centers)

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAIHLIP22024V032122-Family Health Care , BAIHLGA22166V012122 -Health Prime Rider (Group) | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0014/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,